Postal Reg.No:PB/1023/2001

بسم اللہ الرّحمن الرّحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 50

شمارہ: 25

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

28 ربیع الاول 1422 ہجری 21 احسان 1380 ہش 21 جون 2001ء

اخبار احمدیہ

قادیان 16 جون (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔

کل حضور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور سابقہ مضمون کو جاری رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفات کی قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات سے بصیرت افروز تفسیر بیان فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی کامل شفایابی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گذر چکیں اُن کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی

کیونکہ نبوت محمدیہ اُن سب پر مشتمل اور حاوی ہے اور بجز اس کے سب راہیں بند ہیں

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام﴾

اے سننے والو سنو!! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم اُسی کے ہو جاؤ اُس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں بلکہ وہ سنتا ہے اور بولتا بھی ہے۔ اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں اور جس کا کوئی ہمتا نہیں جس کا کوئی ہم صفات نہیں اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں وہ قریب ہے باوجود دور ہونے کے۔ اور دور ہے باوجود نزدیک ہونے کے۔ وہ تمثل کے طور پر اہل کشف پر اپنے تئیں ظاہر کر سکتا ہے مگر اُس کیلئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے اور وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اُس کے نیچے کوئی اور بھی ہے اور وہ عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ زمین پر نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامد حقہ کا اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا اور جامع ہے تمام طاقتوں کا اور مبدء ہے تمام فیضوں کا اور مرجع ہے ہر ایک شے کا۔ اور مالک ہے ہر ایک ملک کا اور متصف ہے ہر ایک کمال سے۔ اور منزہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے۔ اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اُسی کی عبادت کریں اور اُس کے آگے کوئی بات بھی ان ہونی نہیں اور تمام رُوح اور اُن کی طاقتیں اور تمام ذرّات اور اُن کی طاقتیں اُسی کی پیدائش ہیں۔ اُس کے بغیر کوئی چیز ظاہر نہیں ہوتی۔ وہ اپنی طاقتوں اور اپنی قدرتوں اور اپنے نشانوں سے اپنے تئیں آپ ظاہر کرتا ہے اور اُس کو اسی کے ذریعہ سے ہم پا سکتے ہیں اور وہ راستبازوں پر ہمیشہ اپنا وجود ظاہر کرتا رہتا ہے اور اپنی قدرتیں اُن کو دکھلاتا ہے اِسی سے وہ شناخت کیا جاتا اور اُسی سے اُس کی پسندیدہ راہ شناخت کی جاتی ہے وہ دیکھتا ہے بغیر جسمانی آنکھوں کے اور سنتا ہے بغیر جسمانی کانوں کے اور بولتا ہے بغیر جسمانی زبان کے۔ اسی طرح نیستی سے ہستی کرنا اُس کا کام ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ خواب کے نظارہ میں بغیر کسی مادہ کے ایک عالم پیدا کر دیتا ہے اور ہر ایک فانی اور معدوم کو موجود دکھلا دیتا ہے پس اسی طرح اس کی تمام قدرتیں ہیں۔ نادان ہے وہ جو اُس کی قدرتوں سے انکار کرے۔ اندھا ہے وہ جو اُس کی عمیق طاقتوں سے بے خبر ہے۔ وہ سب کچھ کرتا ہے اور کر سکتا ہے بغیر اُن امور کے جو اُس کی شان کے مخالف ہیں یا اُس کے مواعید کے برخلاف ہیں، اور وہ واحد ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال میں اور قدرتوں میں۔ اور اُس تک پہنچنے کیلئے تمام دروازے بند ہیں مگر ایک دروازہ جو فرقان مجید نے کھولا ہے اور تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گذر چکیں اُن کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی کیونکہ نبوت محمدیہ اُن سب پر مشتمل اور حاوی ہے اور بجز اس کے سب راہیں بند ہیں۔ تمام سچائیاں جو خدا تک پہنچاتی ہیں اسی کے اندر ہیں نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آئے گی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی جو اس میں موجود نہیں اس لئے اس نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے اور ہونا چاہئے تھا کیونکہ جس چیز کیلئے ایک آغاز ہے اس کیلئے ایک انجام بھی ہے لیکن یہ نبوت محمدیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں بلکہ سب نبوتوں سے زیادہ اس میں فیض ہے اس نبوت کی پیروی خدا تک بہت سہل طریق سے پہنچا دیتی ہے اور اس کی پیروی سے خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے مکالمہ مخاطبہ کا اُس سے بڑھ کر انعام مل سکتا ہے جو پہلے ملتا تھا۔

(الوصیت صفحہ ۱۲ تا ۱۴)

اکیسویں صدی کا پہلا.........

جلسہ سالانہ قادیان

8-9-10 نومبر 2001ء کو ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال بھی رمضان المبارک کے پیش نظر 110 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 8-9-10 نبوت 1380 ہش بمطابق 8-9-10 نومبر 2001ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے اس بابرکت سفر کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اور دُعائیں کرتے رہیں کہ مرکز احمدیت قادیان دارالامان کا یہ جلسہ سالانہ غیر معمولی برکتوں کا حامل ہو۔

مجلس مشاورت بھارت

اسی طرح جلسہ سالانہ کے اختتام پر مورخہ 11 / نومبر بروز اتوار جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی تیرہویں مجلس مشاورت منعقد ہوگی۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

خلافت رابعہ کا بابرکت دور

اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکات کا دوبارہ ظہور

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے منجانب اللہ ہونے کے متعدد دلائل اپنی معرکۃ الآراء کتاب تحفہ گولڑویہ جو آپ نے ۱۹۰۰ء میں تصنیف فرمائی اور ۱۹۰۲ء میں شائع ہوئی میں پیش فرمائے۔ اس میں آپ نے فرمایا نہ معلوم کہ میری تکذیب کیلئے اس قدر کیوں مصیبتیں اٹھا رہے ہیں اگر آسمان کے نیچے میری طرح کوئی اور بھی تائید یافتہ ہے اور میرے اس دعوے مسیح موعود ہونے کا مکذب ہے تو کیوں وہ میرے مقابل پر میدان میں نہیں آتا لیکن جبکہ میں میدان میں کھڑا ہوں اور تیس ہزار کے قریب عقلاء اور علماء اور فقراء اور فہیم انسانوں کی جماعت میرے ساتھ ہے اور بارش کی طرح آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں تو کیا صرف منہ کی پھونکوں سے یہ الٰہی سلسلہ برباد ہو سکتا ہے؟ کبھی برباد نہیں ہو گا وہی برباد ہونگے جو خدا کے انتظام کو نابود کرنا چاہتے ہیں''

اسی جگہ حضور نے اپنی صداقت کے دس اور دلائل بھی تحریر فرمائے ہیں۔ ۱۰ویں دلیل دیتے ہوئے حضور تحریر فرماتے ہیں:

''اور خدا نے مجھے وعدہ دیا ہے کہ تیری برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کیلئے تجھ سے ہی اور تیری ہی نسل میں سے ایک شخص کھڑا کیا جائے گا۔ جس میں میں روح القدس کی برکات پھونکوں گا۔ وہ پاک باطن اور خدا سے نہایت پاک تعلق رکھنے والا ہو گا۔ اور مظہر الحق والعلاء ہو گا گویا خدا آسمان سے نازل ہوا۔ و تلک عشرۃ کاملۃ دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا۔ اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا۔ اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہو گا یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں یہ اس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۸۱)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پیشگوئی کا لفظ لفظ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک وجود اور آپ کے دور خلافت میں بڑی شان سے پورا ہو رہا ہے اور یہ پیشگوئی جہاں مبائعین کیلئے ازدیاد ایمان کا باعث ہے۔ غیر مبائعین کی آنکھیں کھولنے کیلئے بھی برہان قاطعہ ہے۔ اس میں حضور فرماتے ہیں کہ خدا نے مجھے وعدہ دیا ہے کہ تیری برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کیلئے تجھ سے ہی اور تیری ہی نسل میں سے ایک شخص کھڑا کیا جائے گا۔ ان الفاظ سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد قدرت ثانیہ یعنی خلافت حقہ کا قیام ضرور ہونا تھا اور ایک شخص کے ذریعہ ہونا تھا۔ نہ یہ کہ انجمن نے خلافت کا قائمقام بننا تھا۔ اسی طرح حضورؑ نے رسالہ الوصیت میں بڑے کھلے الفاظ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سیدنا حضرت ابو بکر کی خلافت کا بیان کرتے ہوئے اپنے بعد خلافت کے واضح اشارے دیئے تھے۔ اور یہاں بھی فرمایا ہے کہ آپؑ کے مشن کی تکمیل اور برکات کا نور دوبارہ ظاہر کرنے کیلئے ایک شخص کھڑا کیا جائے گا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں جن برکات کا ظہور ہوا اس کی تفصیل بہت لمبی ہے۔ جن کو احاطہ تحریر میں لانا ممکن نہیں۔ تاہم چند ایک خلاصۃً پیش خدمت ہیں۔ جو سو سال کے بعد دوبارہ دوہرائی جا رہی ہیں۔ مذکورہ پیشگوئی کے شروع میں حضور نے فرمایا کہ اگر آسمان کے نیچے میری طرح کوئی اور بھی تائید یافتہ ہے تو میرے مقابل پر میدان میں کیوں نہیں آتا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائید ہونے کا ذکر کرتے ہوئے مخالفین کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں

ہے تیرے پاس کیا گالیوں کے سوا ساتھ میرے ہے تائید رب الوریٰ

چنانچہ آپ خدا تعالیٰ سے تائید یافتہ وہ خلیفۃ اللہ ہیں جن کے مقابل پر روئے زمین پر کوئی ایسا شخص نہیں جو تمام مسلمانوں کیلئے خلیفۃ اللہ ہو اگرچہ سال ہا سال سے غیر احمدی مسلمانوں میں سر توڑ ناکام کوششیں جاری ہیں کہ کسی طرح ان میں خلافت کا قیام ہو حضور علیہ السلام فرماتے ہیں ''وہ پاک باطن اور خدا سے نہایت پاک تعلق رکھنے والا ہو گا''۔

حضور انور ایدہ اللہ کا طاہر و مقدس وجود نہایت بابرکت اور اللہ تعالیٰ سے پاک تعلق رکھنے والا ہے۔

آپ قدرت ثانیہ خلافت حقہ کے مظہر رابع ہیں اور آسمان کی بلندیوں سے جلوہ فگن ہیں آپ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے وجود کا مجسم ثبوت ہر روز آسمان سے نازل ہو رہا ہے۔

مذکورہ پیشگوئی میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ کے دور خلافت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے سلسلہ احمدیہ کی پہلے سے بہت زیادہ دنیا بھر میں قبولیت پھیل رہی ہے اور ہر سال کروڑوں لوگ احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیل رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام کی حقیقت دنیا بھر میں M.T.A. اور انٹرنیٹ کے ذریعہ اسی سلسلہ سے ظاہر و بیّن کی جا رہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جو وعدہ کیا تھا۔ وہ من و عن حرف بحرف پورا ہو رہا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دور کی طرح خلافت رابعہ کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ کے افضال کی بارشیں نازل ہو رہی ہیں۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

اب ہم چیدہ چیدہ ان برکات کا ذکر کرتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۱۰۰ سال بعد خلافت رابعہ کے بابرکت دور میں دوبارہ ظاہر ہو رہی ہیں اور ایسا لگتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دور ہی دوبارہ ہمارے سامنے دہرایا جا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ۱۸۸۲ء میں ماموریت کا پہلا الہام ہوا۔ اس کے ٹھیک سو سال بعد ۱۰ جون ۱۹۸۲ء کو حضور انور ایدہ اللہ مسند خلافت پر متمکن ہوئے۔

۱۸۸۳ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ قادیان میں مسجد مبارک کی تعمیر کا آغاز ہوا۔ ٹھیک سو سال بعد ۱۹۸۳ء میں مشرق بعید آسٹریلیا میں جماعت احمدیہ کو پہلی عظیم الشان مسجد الہدیٰ کا سنگ بنیاد رکھنے کی توفیق ملی۔ یہ مسجد اور آئندہ تعمیر ہونے والی سب مساجد مسجد مبارک قادیان کی برکات و ظل ہیں۔ ۱۸۸۴ء میں ایک نہایت شاطر دشمن پنڈت لیکھرام نے حضور علیہ السلام کی مخالفت کا آغاز کیا۔ جبکہ ٹھیک ۱۰۰ سال بعد ایک نہایت شاطر دشمن ضیاء الحق نے حضور کی مخالفت شروع کی۔

۱۸۸۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیشگوئی مصلح موعود کا اشتہار شائع فرمایا اور سو سال بعد دنیا بھر میں پیشگوئی مصلح موعود کی صد سالہ تقاریب منعقد ہوئیں۔ ۱۸۸۶ء میں حضور علیہ السلام نے آریہ سماج کے مشہور لیڈروں کو دعوت مباہلہ دی اس کے قریباً سو سال بعد حضور ایدہ اللہ نے دنیا بھر کے مکفرین و مکذبین کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔

۱۸۸۹ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت کی اغراض و مقاصد پر مشتمل اشتہار شائع فرمایا اور پہلے روز ۴۰ افراد بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے اس کے ٹھیک سو سال بعد حضور انور ایدہ اللہ کا صد سالہ جشن تشکر کے موقعہ پر ویڈیو ریکارڈ شدہ پیغام تمام عالم میں مشتہر کیا گیا جو بعد میں دنیا بھر کی احمدی اخبارات میں شائع ہوا اسی طرح اس سال ایک لاکھ ۸ ہزار افراد حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔

۱۸۹۱ء میں حضور علیہ السلام نے دہلی کا سفر کیا اور جماعت احمدیہ کا پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ ٹھیک سو سال بعد ۱۹۹۱ء میں جماعت کا ۱۰۰واں جلسہ سالانہ منعقد ہوا اور تقسیم ملک کے بعد پہلی بار حضور انور ایدہ اللہ دہلی اور پھر قادیان تشریف لائے۔

۱۸۹۴ء میں سورج چاند گرہن ہوا جبکہ سو سال بعد اس نشان کی اہمیت کو از سر نو ظاہر کیا گیا۔ نیز حضور انور ایدہ اللہ کے دور خلافت میں بھی مکمل سورج گرہن ہوا اور آپ نے پہلی بار نماز کسوف و خسوف پڑھائی اسی طرح چاند کے غیر معمولی روشن ہونے کا ندرت آمیز واقعہ بھی ہوا۔

۱۸۹۵ء میں قادیان میں ضیاء الاسلام پریس لگایا گیا اور پہلی کتاب ضیاء الحق شائع ہوئی ٹھیک سو سال بعد قادیان میں پہلی آفسیٹ پرنٹنگ پریس لگایا گیا اور سب سے پہلے اسلامی اصول کی فلاسفی شائع ہوئی۔

۱۸۹۶ء میں جلسہ مذاہب عالم ہوا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لیکچر پڑھا گیا سو سال بعد اس کتاب کی مختلف زبانوں میں کثرت سے اشاعت کی گئی۔

۱۸۹۷ء میں لیکھرام کی ہلاکت ہوئی اسی طرح ٹھیک سو سال بعد لیکھرام صفت شریر علماء کی بکثرت ہلاکت ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اقدام قتل کا مقدمہ چلایا گیا اور اس میں آپ باعزت بری ہوئے اسی طرح حضور ایدہ اللہ پر اسلم قریشی کے قتل کا الزام لگایا گیا اور آپ اس میں باعزت بری ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ایک شاطر دشمن خدائی عذاب سے ہلاک ہوا جس کے قتل کا نشان و سراغ نہیں مل سکا۔ اسی طرح حضور ایدہ اللہ کا ایک شدید دشمن خدائی عذاب کا نشانہ بنا اور اسباب ہلاکت کا آج تک پتہ نہیں لگ سکا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود امامت کرانے کے علاوہ دوسرے امام الصلوٰۃ کے پیچھے بھی نمازیں ادا کی ہیں اسی طرح حضور ایدہ اللہ کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس سنت پر عمل کرنے کا موقعہ ملا۔

حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں جماعت کے سب سے پہلے اخبار الحکم کا اجراء ہوا جو پہلے امرتسر سے پھر قادیان سے شائع ہونے لگا۔ حضور ایدہ اللہ کے دور میں پہلے الفضل انٹرنیشنل کا اجراء ۱۹۹۴ء میں ہوا جبکہ درجنوں اخبارات و رسائل جاری ہوئے۔ مسیح کے آسمان پر بجسم

بقیہ صفحہ (11) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کی ایک سو رحمتیں ہیں ان میں سے ایک رحمت کو اس نے تمام مخلوق کے درمیان تقسیم کیا ہے

رحمت صرف بدبخت سے ہی چھینی جاتی ہے۔ ایسا شخص جو قطع رحمی کرتا ہے وہ بہت بدنصیب ہے۔

اللہ تعالیٰ کی تمام صفات حسنہ پرغور کریں تو وہ رحمانیت اور رحیمیت سے پھوٹتی ہیں اور ربوبیت سے ترویج پاتی ہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۳ر اپریل ۲۰۰۱ء بمطابق ۱۳ر شہادت ۱۳۸۰ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿قُلِ ادْعُوْا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوْا الرَّحْمٰنَ . اَيًّامَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى. وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا﴾۔(سورة بنی اسرائیل آیت ۱۱۱)

تو کہہ دے کہ خواہ اللہ کو پکارو خواہ رحمان کو، جس نام سے بھی تم پکارو سب اچھے نام اسی کے ہیں اور اپنی نماز نہ بہت اونچی آواز سے پڑھا کر اور نہ اسے بہت دھیما کر اور ان کے درمیان کی راہ اختیار کر۔

صفات باری تعالیٰ کا یہ مضمون مَیں نے شروع کیا ہوا ہے۔ اس سے پہلے ربوبیت کے متعلق مَیں نے عرض کیا تھا میرے لئے بہت مشکل ہے کہ ان دونوں نورانی دھاگوں کو کلیۃً الگ الگ کر سکوں۔ ایک کے بیان کے ساتھ دوسرا بھی شروع ہو جاتا ہے۔ دونوں ہی ایک ہی نور سے بُنے ہوئے دھاگے ہیں۔ آج پھر مَیں اب خالصتاً رحمانیت کا ذکر کرنے کی کوشش کروں گا مگر اس میں قدرتی بات ہے کہ ربوبیت بھی خود بخود آتی چلی جاتی ہے۔ سب سے پہلے تو مَیں ایک حدیث آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کرنے سے قبل ہی اپنے اوپر خود اپنے ہاتھ سے یہ فرض کر دیا تھا کہ "میری رحمت، میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے"۔(سنن ابن ماجه، كتاب المقدمة)۔ پس اس میں ہر گنہگار کے لئے جو قصداً گناہ نہیں کرتا بہت بڑی خوشخبری ہے اور جو قصداً گناہ کر لیتے ہیں اور اس کے بعد ان کو توبہ کی توفیق ملتی ہے ان کے لئے بھی بہت بڑی خوشخبری ہے کہ گناہ اگرچہ خدا کے غضب کا مطالبہ کرتے ہیں مگر اس کی حد سے زیادہ رحمانیت ان گناہوں پر بھی غالب آجاتی ہے۔

ایک حدیث حضرت ابوہریرہؓ ہی سے مروی ہے جو سنن ابن ماجہ کتاب الزّھد سے لی گئی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ عرض کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی ایک سو رحمتیں ہیں۔ ان میں سے ایک رحمت کو اس نے تمام مخلوق کے درمیان تقسیم کیا ہے"۔ یعنی انسان کے اندر جتنی بھی رحمت کا جذبہ پایا جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی سو رحمتوں میں سے ایک رحمت کی تقسیم کے نتیجہ میں ہے۔ "اسی کے ذریعہ سے وہ ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں اور اسی کے ذریعہ باہم ہمدردی سے کام لیتے ہیں۔ اور اسی کے ذریعہ درندے اپنے بچوں سے مہربانی کا سلوک کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ننانوے رحمتوں کو مؤخر کر رکھا ہے۔ ان کے ذریعہ قیامت کے دن وہ اپنے بندوں پر رحم کرے گا"۔(سنن ابن ماجه. كتاب الزهد)۔ پس اس کی رحمت کا ایک حصہ ہے جس سے بنی نوع انسان نے استفادہ کیا ہے۔ باقی سب اس کے ان بندوں کے لئے ہیں جن کو مرنے کے بعد بھی اللہ کی رحمت نصیب ہونے والی ہے۔

ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ۔ حضرت ابوسلمۃ بن عبدالرحمان بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوئے۔ ہم بھی آپؐ کے ساتھ ہو گئے۔ نماز کے دوران ایک اعرابی نے دعا کی کہ اے اللہ! مجھ پر رحم فرما اور محمدؐ پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی اَور پر رحم نہ فرمانا۔ جب آنحضرت ﷺ نے نماز سے سلام پھیرا تو اُس اعرابی سے فرمایا: "تم نے اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت کو محدود کرنے کی کوشش کی ہے"۔(ابوداؤد، کتاب الصلاة)۔ پس نماز میں تو باقی صحابہ ناراض بھی ہو نگے اس سے لیکن آنحضرت ﷺ کا ناراضگی کا انداز بھی بہت ہی پیارا تھا۔ اس کو پیار اور محبت سے سمجھایا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو وسیع ہی رکھو، اس کو کم کرنے کی کوشش نہ کرو۔

سنن نسائی کتاب الجنائز میں حضرت خارجہ بن زید بن ثابت، اپنے چچا یزید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ ایک روز آنحضرت ﷺ کے ساتھ کہیں جا رہے تھے کہ حضورؐ نے ایک تازہ بنی ہوئی قبر دیکھی۔ آپؐ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یہ فلاں عورت کی قبر ہے جو بنی فُلاں کی خادمہ تھی۔ حضورؐ اس (وفات یافتہ عورت) کو پہچان گئے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یہ آج دوپہر کو فوت ہو گئی تھی جبکہ آپؐ قیلولہ فرما رہے تھے اس لئے ہم نے آپ کو جگانا پسند نہ کیا۔ تب حضورؐ نماز جنازہ کے لئے کھڑے ہوئے، لوگوں نے بھی حضورؐ کے پیچھے صفیں بنالیں۔ حضورؐ نے جنازہ پڑھتے ہوئے چار تکبیریں کہیں۔ پھر فرمایا: جب بھی تم میں سے کوئی فوت ہو اور مَیں تم میں موجود ہوں تو ضرور مجھے اس بات کی اطلاع دو کیونکہ میری دعا اس کے لئے رحمت ہے۔(سنن نسائی. کتاب الجنائز)۔ اب اس سے پتہ چلتا ہے کہ جو رحمت کا سوواں حصہ سب انسانوں میں تقسیم ہوا اس میں سے سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے حصہ پایا۔

ایک حدیث ہے مسلم کتاب الفضائل۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، مَیں نے آنحضرت ﷺ سے بڑھ کر اہل و عیال پر رحم کرنے والا اور کوئی نہیں دیکھا۔

ایک اور حدیث ہے بخاری کتاب الادب سے یہ لی گئی ہے، باب رحمۃ الولد و تقبیلہ۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ کے سامنے کچھ قیدی آئے۔ ان میں ایک عورت تھی اس کے سینہ سے دودھ نکل رہا تھا (جس طرح بچہ دودھ نہ پئے تو دودھ پستانوں میں بھر جاتا ہے) چونکہ وہ بچہ اس کا مر چکا تھا اس لئے وہ دودھ خود بخود پھوٹ رہا تھا اور وہ دوسرے کسی کے بچہ کو دیکھتی تو اس کو دودھ پلانے لگ جاتی تھی۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم خیال کر سکتے ہو کہ یہ اپنے بچے کو آگ میں پھینک دے گی؟۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا: جب تک اس کے لئے ممکن ہوا، یہ اپنے بچے کو آگ میں نہیں جانے دے گی۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ رحم کرتا ہے جتنا یہ عورت اپنے بچے پر کر سکتی ہے۔(بخاری، کتاب الادب)

ایک روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ترمذی کتاب البرّ والصلۃ میں درج ہے۔ وہ عرض کرتے ہیں کہ مَیں نے ابوالقاسم یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رحمت صرف بدبخت سے ہی چھینی جاتی ہے۔ (ترمذی کتاب البرّ والصلة باب ما جاء فی النصیحة)۔ کہ جو بدنصیب اور سخت دل ہے، شقی القلب ہے اس سے رحمت چھین لی جاتی ہے اور پھر وہ کسی پر بھی رحم نہیں کر سکتا، نہ اس پر قیامت کے دن رحم کیا جائے گا۔

ایک حدیث مسلم کتاب البر والصلۃ والادب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ سے عرض کیا گیا کہ مشرکوں کے خلاف بددعا کریں۔ آپ نے فرمایا مَیں لعنت کرنے والا بنا کر مبعوث نہیں کیا گیا بلکہ مَیں رحمت کے طور پر مبعوث کیا گیا ہوں۔ اس لئے اس مسئلہ کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ مشرک جب تک زندہ ہے اس کے لئے دعا ہرگز حرام نہیں ہے بلکہ کثرت سے اس کے لئے دعا کرنی چاہئے جس میں سب سے بڑی دعا یہی ہے کہ اللہ اس کو سچے ایمان

اور توحید کی توفیق عطا فرمائے۔ ہاں جب مشرکانہ حالت میں مرجائے تو اس وقت بھی اگر یہ پتہ چلے کہ وہ مشرک خدا کا دشمن اور رسول کا دشمن تھا تو پھر کسی قیمت پر اس کے لئے دعا جائز نہیں۔ اور وہ مشرک جو لاعلمی میں مرجاتے ہیں ان کے متعلق قطعیت سے نہیں کہا جاسکتا کہ کسی قسم کی دعا کی جاسکتی ہے یا نہیں مگر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی رحمت پر نظر رکھتے ہوئے یہ گمان غالب ہے کہ ایسے مشرکین جو لاعلمی میں مرتے ہیں ان کے لئے دعا جائز ہوگی۔ پس کثرت سے دنیا میں آج بھی مشرک موجود ہیں جن کو کچھ پتہ نہیں کہ وہ کیوں مشرک ہیں۔ وہ آنکھیں بند کر کے ایک تقلید کر رہے ہیں۔ ہرگز بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمادے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ جو کام بھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم کے بغیر شروع کیا جائے وہ ناقص اور برکت سے خالی ہوتا ہے۔

(الجامع الصغیر للسیوطی حرف کاف)

مجھے ایک دفعہ اس کا دلچسپ تجربہ یہاں انگلستان میں بھی ہوا۔ یہاں بعض عیسائیوں نے لوگوں کو عیسائی بنانے کی خاطر مفت اپنے خوبصورت علاقے میں ایک ایک ہفتہ کی دعوت دے رکھی تھی۔ تو مجھے بھی شوق تھا خوبصورت علاقوں کی سیر کا۔ کارنوال کے علاقہ میں، مَیں بھی گیا اور اس بیچاری کی دعوت اس کے اوپر اُلٹی پڑ گئی کیونکہ بجائے اس کے کہ وہ مجھے نعوذ باللہ من ذالک مشرک بناتی اس کے داماد نے میرے سامنے اقرار کر لیا کہ مَیں خدا کی توحید کا قائل ہوں اور رسول اللہ ﷺ کو سچا تسلیم کرتا ہوں۔ وہ واقعہ یہاں سے شروع ہوا کہ جب ہم کھانا کھانے لگے تو کچھ دیر کے لئے اس نے سر نیچے جھکایا اور Grace پڑھنا کہتے ہیں، گریس (Grace) پڑھی، اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی۔ مجھے کہنے لگی کہ آپ بے شک کھائیں گریس تو عیسائیوں کے لئے ہے۔ مَیں نے کہا صرف کھانے کے لئے ہی گریس ہے۔ ہمارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہر عمل جو بغیر بسم اللہ کے کیا جائے وہ بے برکت ہوگا۔ تو ہمارا رسول تو اس معاملہ میں بڑا شاندار ہے اور ہر حصہ پر اس کی رحمت وسیع ہے۔ پس اس پہلو سے وہ جو اس کا داماد تھا اس پر اتنا اثر ہوا کہ اس نے مجھے ایک موقع پر باہر لے جاکر کہا کہ مَیں آپ کے سامنے (توحید کا) اقرار کرتا ہوں، اللہ اس کو جنت نصیب کرے اگر وہ مرچکا ہے تو۔

ایک روایت دار قطنی باب الصید والذبائح سے ہے۔ حضرت ابو ثعلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض مقرر کئے ہیں تم انہیں ضائع نہ کرنا۔ اس نے کچھ حدیں مقرر کی ہیں تم اُن سے آگے نہ بڑھنا اور نہ ان کو پامال کرنا۔ اس نے کچھ چیزیں حرام کی ہیں تم ان کا ارتکاب نہ کرنا، کچھ باتوں کا ذکر اس نے چھوڑ دیا ہے صرف تم پر رحم کرتے ہوئے، نہ وہ بھولا ہے نہ اس نے غلطی کھائی ہے اور اس کے متعلق کرید اور جستجو نہ کرو۔

تو "اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ"۔ حلال اور حرام دونوں خدا تعالیٰ نے خوب بیّن کر کے کھول دئے ہیں۔ ایک دوسرے سے جدا کر دئے ہیں۔ ان کے درمیان میں مشتبہات ہیں اور اس میں انسان اپنے نفس سے فتویٰ لیتا ہے۔ جو نیک لوگ ہیں وہ تو حلال ہی کی طرف جھکتے ہیں اور بعض کمزور اپنے نفس کے لحاظ سے بد کی طرف بھی جھک جاتے ہیں۔ مگر ان کی تفصیل خدا نے اس لئے بیان نہیں فرمائی کہ بعض لوگ کمزوری کی وجہ سے اگر جھکتے ہیں تو ان کو معاف بھی فرمادے۔

بخاری کتاب تفسیر القرآن میں ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا۔ جب وہ ان کے پیدا کرنے سے فارغ ہوا تو رِحم کھڑی ہوئی اور رحمٰن کی کمر پکڑ لی"۔ اب یہ یاد رکھیں کہ کوئی ایسی چیز نہیں جو ظاہری طور پر رِحم کھڑی ہوئی اور رحمٰن کی کمر پکڑ لی، یہ صفاتی بیان ہے اور اس کو ظاہر پر ہرگز نہ محمول کریں ورنہ ان احادیث کی کچھ سمجھ نہیں آسکے گی۔ تو یہ ایک نظارہ ہے صفاتی جس سے رحیمیت، رحمانیت اور صلہ رحمی وغیرہ کے معاملات سمجھ آجاتے ہیں۔ "رحم کھڑی ہوئی اور رحمٰن کی کمر پکڑ لی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا ہے؟۔ کہنے لگی یہ جگہ قطع رحمی سے تیری پناہ چاہنے والوں کی ہے۔ فرمایا تُو اس بات پر راضی نہیں کہ جو تجھ کو ملائے مَیں اسے ملاؤں گا اور جو تجھ کو کاٹے گا مَیں اس کو کاٹ دوں گا۔ اس نے کہا: "کیوں نہیں اے میرے ربّ۔ فرمایا تیرے ساتھ میرا یہ وعدہ ہے"۔

مراد یہ ہے کہ قطع رحمی کرنا بہت ہی بڑا گناہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر یہ فرض کر لیا ہے کہ جو بھی قطع رحمی کرتا ہے یعنی رشتوں کے حقوق ادا نہیں کرتا وہ میری رحمانیت سے کاٹا جائے گا اور لازماً اس پر پھر رحم نہیں کیا جائے گا۔ اور جو صلہ رحمی کرتا ہے، اپنے رشتہ داروں کے حقوق پھر ان کے رشتہ داروں کے حقوق یعنی ماں کی طرف سے جو بھی رشتے بنتے ہیں ان سب کے حقوق ادا کرتا چلا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے اپنا رحم کا تعلق جوڑ لیتا ہے۔ اور ایسا شخص بہت ہی خوش نصیب ہے۔ مگر بدقسمتی سے آج جماعت میں بہت سے بدنصیب بھی ہیں اور بلاناغہ روزانہ مجھے شکایتیں ملتی ہیں۔ ان میں سے ایسی بہنوں کی شکایتیں ہیں جو خود اپنے بھائیوں سے شاکی ہیں کہ انہوں نے ہمارا حق چھین لیا ہے اور ہمارے اموال پر نظر ہے۔ اور اپنی برادریوں کے قصے لئے بیٹھے ہیں، اپنی جھوٹی غیرت اور انا کا قصہ لے بیٹھے ہیں۔ وہ زمیندار ہیں سمجھتے ہیں کہ اگر ہم نے بہن کو زمین دے دی تو یہ زمین غیروں میں چلی جائے گی اس لئے صرف ہمارا حق ہے۔ اب یہ انتہائی احمقانہ زمینداروں کی سوچ ہے جو عملاً اس وقت پاکستان میں، خصوصاً پنجاب میں بہت رائج ہے اور اس کی وجہ سے بہت سے جھگڑے پیدا ہو رہے ہیں اور لوگ سمجھتے نہیں کہ کتنا بڑا گناہ کرتے ہیں وہ، دنیا کی جائیداد کی خاطر آخرت کی جائیداد سے کلیۃً محروم ہو جاتے ہیں۔ جبکہ دنیا میں جو رحمت ہے وہ تو ایک حصہ ہے صرف اور ساری رحمت تو آخرت میں ملنی ہے اور دنیا کی ایک حصہ رحمت سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔ نہ دنیا کے رہے نہ دین کے رہے۔

اب میں امام راغب کی تفسیر سے جو حضرت امام راغبؒ نے بڑی دانائی اور بڑی گہری حکمت کے ساتھ قرآن کریم کے مشکل الفاظ کی تفسیر لکھی ہے اس میں رحمٰن اور رحیم کے تابع آپ بیان کرتے ہیں کہ رحمت ایسی نرمی کو کہتے ہیں جو رحم کئے جانے والے پر احسان کا مقتضی ہے۔ کبھی یہ لفظ صرف رحمت کے لئے اور کبھی مجرد احسان کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ عام رحمت کے لئے جب یہ لفظ استعمال ہو تو اس میں سب بنی نوع انسان شامل ہیں لیکن جب خالصۃً احسان کے معنوں میں استعمال ہو تو محض اللہ تعالیٰ ہی ہے جو بطور احسان کے رحمٰن ہے۔ ابھی کوئی مانگنے والا پیدا ابھی نہیں ہوا تھا کہ اس کو بھی پیدا کیا اس کی ساری ضرورتوں کو پیدا کر دیا۔

کہتے ہیں جیسے فرمایا: "رَحِمَ اللّٰهُ فُلَانًا " یہ لفظ اللہ تعالیٰ کی صفت کے طور پر استعمال ہو تو اس سے مراد صرف احسان ہی ہوتا ہے نرم دلی نہیں۔ انہی معنوں پر اطلاق پانے والی ایک روایت میں ہے "اِنَّ الرَّحْمَةَ مِنَ اللّٰهِ اِنْعَامٌ وَاَفْضَالٌ وَمِنَ الْآدَمِيِّيْنَ رِقَّةٌ وَتَعَطُّفٌ"۔ رحمت اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعامات اور افضال ہیں اور انسان کی طرف سے رحمت اور شفقت ہے۔ پھر حضرت امام راغب لکھتے ہیں کہ انہی معنوں میں نبی اکرم ﷺ کا اپنے ربّ کے ذکر پر مشتمل پر یہ قول ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے رحم کو پیدا کیا تو اسے مخاطب فرمایا مَیں رحمٰن ہوں اور تُو رِحم ہے، مَیں نے تیرا نام اپنے نام سے مشتق کیا ہے۔ جو صلہ رحمی کرے گا مَیں اس سے اپنا تعلق جوڑوں گا اور جو تیرے ساتھ تعلق کو توڑے گا مَیں اس کی بیخ کنی کر دوں گا۔ بیخ کنی کا لفظ بہت ہی، ایک انتہائی سنگین تنبیہ ہے۔ بیخ کنی کا مطلب ہے اس کو جڑ سے اکھیڑ پھینکوں گا۔ تو اگر کوئی شخص ان چھوٹی چھوٹی دنیاوی لالچوں میں پسند کرتا ہے کہ وہ جڑ سے اکھیڑا جائے تو پھر بہت ہی بڑی سزا ہے۔ جڑ سے اکھیڑنے سے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مثال دی ہے کہ ایک ایسا پودا جو جڑ سے اکھیڑا جائے ہوائیں اس کو ادھر ادھر لئے پھرتی ہیں۔ وہ نہ زمین کا پانی چوس سکتا ہے نہ غذا حاصل کر سکتا ہے یعنی جس دنیا کی خاطر وہ خدا سے الگ ہوا وہ دنیا بھی اس کی نہیں رہتی اور پھر وہ کہیں کا بھی نہیں رہتا۔ ہوائیں اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر اس کو بھگائے پھرتی ہیں۔ پس یہ بہت ہی بڑی تنبیہ ہے اس کو جماعت احمدیہ خاص طور پر جو سچے دل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اپنا تعلق رکھنا چاہتے ہیں وہ اس نصیحت کو خوب اچھی طرح پلے باندھ لیں اور کبھی جماعت میں کوئی صلہ رحمی کو کاٹنے والا نہ پیدا ہو۔

پھر امام راغب فرماتے ہیں کہ لفظ رحمٰن کا اطلاق صرف اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے کیونکہ معنوں کے لحاظ سے اس کا اطلاق صرف اللہ تعالیٰ پر ہی ہو سکتا ہے کیونکہ اس کی ذات کے سوا یہ معنے کسی اور پر صادق ہی نہیں آتے۔ کیونکہ وہی ایک ذات ہے جس کی رحمت ہر چیز پر حاوی ہے اور رحیم غیر اللہ کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے اور یہ لفظ اس کے لئے بولا جاتا ہے جس کی رحمت بہت زیادہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾۔ پھر فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کی صفات بیان کرتے ہوئے انہیں بھی رحیم قرار دیا ہے جیسا کہ فرماتا ہے ﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ کہ تمہارے لئے وہ رسول آگیا جو بظاہر تم ہی میں سے ہے۔ ﴿مِّنْ اَنْفُسِكُمْ﴾ یعنی بظاہر تمہی انسانوں میں سے ہے مگر اس کا مرتبہ یہ ہے کہ ﴿عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ﴾ کہ تمہیں جو بھی تکلیف پہنچتی ہے اس کو بہت اس کا دکھ پہنچتا ہے۔ ﴿حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ﴾ وہ ہر خیر اور بھلائی کے لئے تمہارے لئے حریص ہے۔ اب حریص کا لفظ عام طور پر برے معنوں میں استعمال ہوتا ہے یہاں خوبی کے معنوں میں ہے کہ ہر اچھی چیز کے لئے تمہارے لئے حرص رکھتا ہے۔

﴿بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ مومنوں پر بہت ہی مہربان اور بہت رحیم ہے۔ اب دیکھیں یہاں بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحْمٰنٌ رَّحِيْمٌ نہیں فرمایا۔ پس رحمٰن کی صفت اللہ کے لئے خاص ہے لیکن رحیم

GUARANTED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Sonikya
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

مختلف معنوں میں انسان پر بھی بولا جاتا ہے اور آنحضرت ﷺ تو مجسم رءوف اور رحیم تھے۔ امام راغب لکھتے ہیں مفردات میں "اور یہ اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کا احسان عمومی طور پر مومن اور کافر دونوں پر نازل ہوتا ہے اور آخرت میں صرف مومنوں کے لئے خاص ہوگا۔ انہی معنوں میں تنبیہا فرمایا ﴿وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ﴾ کہ میری رحمت بہت وسیع ہے، ہر چیز پر وسیع ہے لیکن خاص طور پر مَیں اپنی رحمت کو اپنے اوپر خود فرض کر لیتا ہوں ان لوگوں کے لئے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اقتباسات مَیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ فرماتے ہیں:

"پس لازم ہوا کہ انسان کامل یعنی محمد ﷺ ان دونوں صفات کا مظہر ہو"۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے لفظ 'ہو' استعمال کیا ہے 'ہوں' نہیں اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خاص انداز تھا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بہت زیادہ تعریف مقصود ہو تو پھر آپ کو بھی جس طرح اللہ تعالیٰ کو تُو کہہ کر پکارا جاتا ہے اسی طرح آپ کے لئے بھی واحد کا صیغہ استعمال کیا کرتے تھے۔

فرماتے ہیں: "اسی لئے ربِّ کونین کی طرف سے"۔ "رب کونین" مراد ہے دونوں جہانوں کا رب، یہ کون ہے اور ایک دوسری کون ہے یعنی یہ جہان اور دوسرا جہان۔ "آپ کا نام محمد اور احمد رکھا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی شان میں فرمایا لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ"۔ یہ وہی آیت ہے جس پہ امام راغب کی رائے مَیں نے آپ کے سامنے رکھی تھی۔ "اللہ تعالیٰ نے لفظ عَزِيْزٌ اور حَرِيْصٌ میں یہ اشارہ فرمایا ہے کہ آنحضرت ﷺ اللہ کے فضلِ عظیم سے صفتِ رحمٰن کے مظہر ہیں کیونکہ آپ رحمۃٌ لِلْعَالَمِيْن ہیں تمام عالموں کے لئے، نوعِ انسانی اور حیوانات کے لئے، اہلِ کفر اور اہلِ ایمان کے لئے اور پھر فرمایا بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ کہ خاص طور پر مومنوں کے لئے رَؤُفٌ اور رَحِيْمٌ ہیں۔ اب کسی صاحبِ فہم پر مخفی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو رحمٰن اور رحیم قرار دیا ہے۔

(اعجاز المسیح۔ روحانی خزائن۔ جلد ۱۸۔ صفحہ ۱۱۷، ۱۱۸)

اب یہاں لفظ رحمٰن لکھا ہوا ہے اس لئے مَیں نے وہی پڑھا ہے مگر حقیقت میں جو آیت میں لفظ ہے وہ رحیم قرار دیا گیا ہے رحمٰن نہیں مگر صفت رحمانیت کے مظہر بہرحال آنحضرت ﷺ تھے۔

ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اقتباس ہے جس میں لفظ رحمٰن کی تشریح ایام الصلح میں فرمائی گئی ہے۔ فرماتے ہیں:

"دوسری خوبی خدا تعالیٰ کی جو دوسرے درجہ کا احسان ہے جس کو فیضان عام سے موسوم کرتے ہیں، رحمانیت ہے جس کو سورۃ فاتحہ میں ﴿اَلرَّحْمٰنِ﴾ کے فقرہ میں بیان کیا گیا ہے اور قرآن شریف کی اصطلاح کی رو سے خدا تعالیٰ کا نام رحمٰن اس وجہ سے ہے کہ اس نے ہر ایک جاندار کو جن میں انسان بھی داخل ہے اس کے مناسب حال صورت اور سیرت بخشی۔ یعنی جس طرز کی زندگی اس کے لئے ارادہ کی گئی اس زندگی کے مناسب حال جن قوتوں اور طاقتوں کی ضرورت تھی یا جس قسم کی بناوٹ جسم اور اعضاء کی حاجت تھی وہ سب اس کو عطا کئے"۔

اب دنیا میں ہر جانور کو اپنی ضرورتوں اور اپنی عادتوں کے مطابق اور جس قسم کی غذا اس کے لئے ضروری ہے اور جن جنگلوں میں وہ رہنے کا عادی ہے عین اس کے مطابق اس کو شکل صورت دی گئی ہے۔ حیوانات کو پنجے دئے گئے ہیں وہ رفتار دی گئی ہے جس سے وہ دوسرے جانوروں کا شکار کر سکیں اور دوسرے جانوروں کو بھاگ کر ان حیوانوں سے نجات پانے کی توفیق عطا فرمائی گئی ہے اور اس طرح بنی نوع انسان میں "Survival of the fittest" جو ڈارون کا قول ہے کہ جو بہترین ہو وہ سب سے زیادہ قوی ہو وہی زندہ رہتا ہے۔ اس کا اظہار اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو رہا ہے۔ اب جو تیز رفتار جانور ہیں وہ بھیڑیوں اور شیروں وغیرہ سے بچ نکلتے ہیں اور جو نسبتاً کمزور ہوں یا بوڑھے ہوں یا بیمار ہوں وہ پکڑے جاتے ہیں تو اگلی نسل کے لئے بہتر جانور رکھے جاتے ہیں اس طرح رفتہ رفتہ اعضاء کی ترقی ہوتی چلی جاتی ہے اور لمبے عرصہ میں، کروڑوں سال کے عرصہ میں وہ جانور ایک اپنے اچھے خلق کو اپنی اولاد میں ودیعت کر دیتے ہیں اس سے آگے پھر اسی طرح Survival of the fittest کا نظام جاری ہے اور اس طرح جانور پہلی حالت سے اوپر کی حالت کی طرف ترقی کر سکتے ہیں۔

اب یہ رحمانیت کا بیان ہے لیکن ربوبیت سے بھی اس کا ایک تعلق ہے۔ ناممکن ہے کہ ربوبیت اور رحمانیت کو یہاں الگ الگ کیا جا سکے کیونکہ ادنیٰ حالت سے اعلیٰ حالت کی طرف لے جانے کو ربوبیت کہتے ہیں۔ تو رحمانیت ربوبیت کو بخشتی ہے اور ربوبیت پھر ایک رحمانیت پیدا کرتی ہے۔

"بقا کے لئے جن جن چیزوں کی ضرورت تھی وہ اس کے لئے مہیا کیں۔ پرندوں کے لئے پرندوں کے مناسب حال اور چرندوں کے لئے چرندوں کے مناسب حال اور انسان کے لئے انسان کے مناسب حال طاقتیں عنایت کیں اور صرف یہی نہیں بلکہ ان چیزوں کے وجود سے ہزارہا برس پہلے بوجہ اپنی صفت رحمانیت کے"۔

اب دیکھ لیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود فرماتے ہیں کہ رحمانیت ایک پہلو سے سب سے پہلے ہے یعنی ربوبیت سے بھی پہلے ہے۔ ابھی چیز پیدا بھی نہیں ہوئی اور مانگنے والا کوئی بھی نہیں تو اللہ تعالیٰ نے نہ صرف وہ چیز پیدا کی اور اس کی ہر ضرورت کا خیال رکھا۔ اس نے جس طرح زندگی بسر کرنی تھی اس کے مطابق اس کو اعضاء عطا فرمائے۔

فرماتے ہیں: "اور صرف یہی نہیں بلکہ ان چیزوں کے وجود سے ہزارہا برس پہلے"۔ بلکہ یہ بھی کہا جائے کہ لکھوکھہا، کروڑہا برس پہلے تو یہ بھی مبالغہ نہیں ہوگا۔ "بوجہ اپنی صفت رحمانیت کے اجرام سماوی و ارضی کو پیدا کیا"۔ تو اجرام سماوی تو کروڑوں سال پہلے، اربوں سال پہلے پیدا کئے گئے ہیں اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عام محاورہ میں ہزارہا برس فرمایا ہے مگر مراد آپ کی یہی ہے کہ کروڑوں اور اربوں سال پہلے۔ "پس اس تحقیق سے ثابت ہوا کہ خدا تعالیٰ کی رحمانیت میں کسی کے عمل کا دخل نہیں بلکہ وہ رحمتِ محض ہے جس کی بنیاد ان چیزوں کے وجود سے پہلے ڈالی گئی۔ ہاں انسان کو خدا تعالیٰ کی رحمانیت سے سب سے زیادہ حصہ ہے کیونکہ ہر ایک چیز اس کی کامیابی کے لئے قربان ہو رہی ہے"۔ (ایام الصلح، روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۲۴۸، ۲۴۹)

اگر غور کریں تو جتنے بھی ہر قسم کے جاندار ہیں خواہ آپ ان کو موذی جانور سمجھیں یا غیر موذی سمجھیں وہ سارے کے سارے انسان کی بہبود کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ یہ ایکو (Eco) سسٹم کہلاتا ہے سائنس میں۔ یعنی موذی جانور اور غیر موذی جانور یہ ایک دوسرے کی تعداد معین کرتے رہتے ہیں جتنی ہونی چاہئے اور وہی انسان کے لئے رحمت ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے انسان پر رحم کر کے اسے بقا نہ دینی ہوتی تو اس کے نتیجہ میں تمام حیوانات کو تباہ کر دیتا۔ یعنی جو جاندار مختلف نوع کے ملتے ہیں وہ سارے انسان کی بہبود کے لئے اور اس کی خاطر بالآخر قربان ہونے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ لیکن ایک چیز میں انسان ہر دوسرے جانور سے زیادہ حصہ پا لیتا ہے وہ ہے روحانی طور پر تربیت۔ پس رحمانیت کے تعلق کے نیچے یہ روحانی تربیت بھی آجاتی ہے۔ سورۃ فاتحہ میں جب دوبارہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ تو یہاں خصوصیت سے روحانی تربیت کے لحاظ سے رحمان ہونا مراد ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں دوسری جگہ فرماتا ہے ﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ. خَلَقَ الْاِنْسَانَ. عَلَّمَهُ الْبَيَانَ﴾ کہ اللہ تعالیٰ رحمان ہے ﴿عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ﴾ کہ اس کو قرآن سکھایا۔ جس نے انسان کو پیدا کیا اور قرآن کو پیدا نہیں کیا۔ ﴿خَلَقَ الْاِنْسَانَ. عَلَّمَهُ الْبَيَانَ﴾ اور اس کو بیان عطا کیا۔ تو یہ بحث چلتی ہے کہ قرآن تخلیق ہے کہ نہیں۔ یہ انہی آیات میں طے ہو جاتی ہے۔ قرآن تخلیق نہیں ہے، قرآن ہمیشہ سے اللہ تعالیٰ کی صفات حسنہ پر مشتمل صفات کا بیان کرنے والا ہے اس لئے وہ خلق نہیں ہوا اور نہ خدا کی کوئی نہ کوئی صفت خلق ہو جاتی ہے اس لئے تمام صفات الٰہی دائمی ہیں اور ازلی ہیں اور ابدی بھی ہیں جو ہمیشہ رہیں گی۔ پس ﴿اَلرَّحْمٰنُ. عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ. عَلَّمَهُ الْبَيَانَ﴾ کہ انسان جو ہے وہ خدا تعالیٰ کی رحمانیت کا مظہر ہے۔ رحمانیت نے اس کو پیدا کیا اور بیان اس کو سکھایا یعنی زبان سکھائی اور قرآن سکھایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: رحمٰن کے بندے کون لوگ ہیں۔ سچے بندے رحمٰن کے کون ہوتے ہیں "جو زمین پر بردباری سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے سخت کلامی سے پیش آئیں تو سلامتی اور رحمت کے لفظوں سے ان کا معاوضہ کرتے ہیں یعنی بجائے سختی کے نرمی اور بجائے گالی کے دعا دیتے ہیں"۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی بات کو ایک شعر میں فرماتے ہیں۔

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

یہ جب مجھے گالیاں دیتے ہیں تو اس کے جواب میں ان کو دعائیں دیتا ہوں کیونکہ رحمانیت جوش کر رہی ہے میرے اندر اور غیظ دھیما ہوا ہے اس کے مقابل پر۔

فرماتے ہیں: "بجائے سختی کے نرمی اور بجائے گالی کے دعا دیتے ہیں اور تشبہ باخلاق رحمانی کرتے ہیں کیونکہ رحمٰن بھی بغیر تفریق نیک و بد کے اپنے سب بندوں کو سورج اور چاند اور زمین اور دوسری بے شمار نعمتوں سے فائدہ پہنچاتا ہے۔ پس ان آیات میں خدائے تعالیٰ نے اچھی طرح کھول دیا کہ رحمان کا لفظ ان معنوں کر کے خدا پر بولا جاتا ہے"۔ 'ان معنوں کر کے' کا محاورہ ہے پرانے زمانے

دیں د نشرِ ہدایت کے کام پر ..... مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Muliapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

کا۔ آج کل کی اردو میں تو شاید استعمال نہ ہو مگر 'ان معنوں میں' کو 'ان معنوں کر کے' کہا جایا کرتا تھا۔ فرماتے ہیں: ''تشبہ باخلاق رحمانی کرتے ہیں کیونکہ رحمٰن بھی بغیر تفریق نیک و بد کے اپنے سب بندوں کو سورج اور چاند اور زمین اور دوسری بے شمار نعمتوں سے فائدہ پہنچاتا ہے۔ پس ان آیات میں خدائے تعالیٰ نے اچھی طرح کھول دیا ہے کہ رحمان کا لفظ ان معنوں کر کے خدا پر بولا جاتا ہے''۔ یعنی ان معنوں میں خدا پر بولا جاتا ہے۔ ''کہ اس کی رحمت وسیع عام طور پر ہر ایک بُرے بھلے پر محیط ہو رہی ہے جیسا ایک جگہ اور بھی اسی رحمت عام کی طرف اشارہ فرمایا ہے ﴿عَذَابِي أُصِيبُ بِهِ مَنْ أَشَاءُ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ﴾(سورۃ الاعراف رکوع ۱۹) یعنی مَیں اپنا عذاب جس کو لائق اس کے دیکھتا ہوں پہنچاتا ہوں اور میری رحمت نے ہر یک چیز کو گھیر رکھا ہے۔ اور پھر ایک اور موقع پر فرمایا ﴿قُلْ مَنْ يَكْلَؤُكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ﴾(الانبیاء رکوع ۳) یعنی ان کافروں اور نافرمانوں کو کہہ کہ اگر خدا میں صفت رحمانیت کی نہ ہوتی تو ممکن نہ تھا کہ تم اس کے عذاب سے محفوظ رہ سکتے''۔

پس ہر انسان اپنی وجہِ تخلیق کو پورا نہیں کر رہا۔ نیک صفت انسان بھی بہت سی چیزوں میں اپنی وجہِ تخلیق کی جو انتہاء ہے اس کو پورا نہیں کرتا۔ کوئی یہاں ٹھوکر کھاتا ہے، کوئی وہاں ٹھوکر کھا جاتا ہے۔ زندگی ساری ٹھوکروں سے بھری ہوئی ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ یہ رحمٰن ہی خدا ہے جو رات کو بھی اور دن کو بھی تمہیں رحم کے ذریعہ زندہ رکھتا ہے اور تمہاری ضروریات کا کفیل ہوتا ہے۔ ''یعنی اس کی رحمانیت کا اثر ہے کہ وہ کافروں اور بے ایمانوں کو مہلت دیتا ہے اور جلد تر نہیں پکڑتا اور پھر ایک اور جگہ اسی رحمانیت کی طرف اشارہ فرمایا ہے ﴿اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰفّٰتٍ﴾''۔ کہ کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ پرندوں کو جو ان کے اوپر فضا میں اڑتے پھرتے ہیں ﴿صٰفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ﴾ وہ کبھی اپنے پر پھیلا دیتے ہیں اور ہوا کی لہروں پر اڑتے ہیں کبھی ان کو سکیڑ لیتے ہیں اور نیچے کی طرف Dive کرتے ہیں۔ تو یہ سارے نظارے ہیں ان پر غور کرو۔ تو ﴿مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ﴾ اور ان کو کوئی نہیں ہے جو ہوا میں اسی طرح سمیٹے رکھے اور اٹھائے رکھے سوائے رحمان خدا کے۔

اس کا ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں یہ ہے: ''کیا انہوں نے اپنے سروں پر پرندوں کو اڑتے ہوئے نہیں دیکھا کہ کبھی وہ بازو کھلے ہوئے ہوتے ہیں اور کبھی سمیٹ لیتے ہیں۔ رحمٰن ہی ہے کہ ان کو گرنے سے تھام رکھتا ہے یعنی فیضانِ رحمانیت ایسا تمام ذی روحوں پر محیط ہو رہا ہے کہ پرندے بھی جو ایک پیسہ کے دو تین مل سکتے تھے وہ بھی اس کے فیضان کے وسیع دریا میں خوشی اور سرور سے تیر رہے ہیں''۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات سے اس زمانہ کے پیسہ کی قیمت بھی پتہ لگ جاتی ہے اس زمانہ میں پیسہ کے تین پرندے مل جایا کرتے تھے، آج تو تین روپے کا ایک پرندہ بھی نہیں ملتا۔ تو جو اقتصادی حالات بدل رہے ہیں وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات پر غور کریں تو آپ کو سمجھ آجائے گی کہ اس زمانہ میں اقتصادیات کیسی تھیں اور آج کل کیسی ہیں۔

''اور چونکہ ربوبیت کے بعد اسی فیضان کا مرتبہ ہے اس جہت سے اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں رَبِّ الْعَالَمِيْنَ کی صفت بیان فرما کر پھر اس کے رحمٰن ہونے کی صفت بیان فرمائی تا ترتیب طبعی ان کی ملحوظ رہے''۔(براہین احمدیہ ہر چہار حصص۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۴۴۹ تا ۴۵۰ بقیہ حاشیہ نمبر ۱۱)

پھر ایک اور جگہ فرماتے ہیں: اَلرَّحْمٰن ۔ ''تیسرا سمندر اَلرَّحْمٰن ہے اور اس سے ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾ کا جملہ سیراب ہوتا ہے تا انسان ہدایت اور رحمت پانے والوں میں ہو جائے کیونکہ صفتِ رحمانیت ہر اس وجود کو جو صفتِ ربوبیت سے تربیت پاچکا ہے وہ سب کچھ مہیا کرتی ہے جس کی اسے حاجت ہو۔ پس یہ صفت تمام وسائل کو رحم پانے والے کے موافق بنا دیتی ہے اور ربوبیت کا نتیجہ وجود کو کامل قویٰ دینا اور ایسے طور پر پیدا کرنا ہے جو اس کے لائق حال اور مناسب ہے۔ اسی صفت کا اثر یہ ہے کہ یہ ہر وجود کو اس کے عیوب چھپا دینے والا لباس پہناتی ہے''۔

اب ہر جانور کو اس کے عیوب چھپانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس کا لباس بھی پہنایا ہوا ہے اور دُم بھی جانوروں کے جن کی ہوتی ہے وہ اس کے بعض عیوب کو، بعض ننگوں کو ڈھانپنے والی ہے۔ تو یہ عجیب اللہ کی شان ہے کہ کوئی چیز بھی اس نے بے مقصد پیدا نہیں فرمائی۔ ہر چیز خدا کی ذات کی طرح اس کا پردہ رکھنے والی ہے۔

''عیوب چھپا دینے والا لباس پہناتی ہے اسے زینت عطا کرتی ہے، اس کی آنکھوں میں سرمہ لگاتی ہے، اس کے چہرہ کو دھوتی ہے، اس کو سواری کے لئے گھوڑا دیتی ہے، اس کو شہسواروں کے طریق بتاتی ہے اور صفت رحمانیت کا درجہ ربوبیت کے بعد ہے جو ہر چیز کو اس کے وجود کا مطلوب عطا کر کے اسے توفیق یافتہ لوگوں میں سے بنا دیتی ہے۔ ان میں سے چوتھا سمندر صفت اَلرَّحِيْم ہے اور اس سے ﴿صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ کا جملہ مستفیض ہوتا ہے تا بندہ خاص انعام یافتہ لوگوں میں شامل ہو جائے۔ کیونکہ رحیمیت ایسی صفت ہے جو ان انعامات خاصہ تک پہنچا دیتی ہے جن میں فرمانبردار لوگوں کا کوئی شریک نہیں ہوتا۔ گو (اللہ تعالیٰ کا) عام انعام انسانوں سے لے کر سانپوں اژدہاؤں تک کو اپنے احاطہ میں لئے ہوئے ہے''۔ یہ کرامات الصادقین سے اقتباس لیا گیا ہے۔

(کرامات الصادقین۔ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۱۱۸)

اب یہ بہت گہرا مضمون ہے اس کو اگر یہاں کھولا جائے تو بہت اس میں وقت لگے گا۔ صفت رحیم اور رحمانیت میں ایک بنیادی فرق ہے کہ رحمانیت آغاز میں کسی چیز کو انعام کے طور پر دینا جبکہ وہ چیز ابھی پیدا ہی نہ ہوئی ہو جو مانگنے کے لئے نکلے اور رحیمیت اس کی نعمت کو قبول کرنا اور بار بار رحم فرمانا۔ اب اس پہلو سے موسم آتے ہیں چلے جاتے ہیں۔ آج یہ فصل بونے کا موسم ہے، کل کٹائی کا موسم ہے۔ ہر سال یہی ہوتا رہتا ہے۔ موسم آئے اور نکل گئے لیکن ہر سال یہ تکرار ہے رحمت کی اور اسی تکرار کا نام رحیمیت ہے۔ آغاز میں وہ صفات عطا کر دینا جس سے چیزیں پیدا ہوتی ہیں وہ رحمانیت کے تابع اور ربوبیت کے تابع ہے اور رحیمیت کے تابع ان کا بار بار ہمیشہ ہوتے چلے جانا یہ رحیمیت کا تقاضا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی تمام صفاتِ حسنہ پر غور کریں تو رحمانیت اور رحیمیت سے پھوٹتی ہیں اور ربوبیت سے ترویج پاتی ہیں۔

کسی کا کچھ حق نہیں یہ سب بلا استحقاق اس کو فیضان ملتا ہے ''اور بغیر اس کے کسی کا کچھ حق ہو سب ذی روحوں پر حسب حاجت ان کے''۔ یعنی ذی روحوں کو جن جن چیزوں کی حاجت ہے۔ ان کے مطابق۔ یہ عمل جاری و ساری رہتا ہے۔ اس فیضان کی برکت سے ''ہر یک جاندار جیتا جاگتا، کھاتا پیتا اور آفات سے محفوظ اور ضروریات سے متمتع نظر آتا ہے''۔ اب یہ جنس کی بات ہو رہی ہے فرق کی بات نہیں ہو رہی۔ انسانوں میں سے بھی بڑی کثرت سے کروڑوں اربوں انسان ایسے ہیں جو مفلوک الحال ہیں غریب ہیں اور کئی قسم کی مصیبتوں میں مبتلا ہیں مگر بحیثیت مجموعی انسان کو خدا نے توفیق دی ہے کہ وہ اپنے زمانہ کے ہر انسان کا کفیل ہو سکے۔ اس کے اپنے گناہ اور بدیاں اور حرص و ہوا ہے جس کے نتیجہ میں وہ اپنی دولت اور طاقت کو اپنے لئے روک رکھتا ہے اور بنی نوع انسان میں جاری نہیں کرتا۔ اگر جاری کرے تو کسی زمانہ میں بھی بنی نوع انسان قحط اور مفلوک الحالی کا شکار نہ ہو۔ پس اس پہلو سے یہ یاد رکھیں کہ رحمٰن کا عام فیضان جو ہے وہ سب ذی روح پر حاوی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ فرماتے ہیں کہ ہر ایک کی ضرورت کو پورا کرنا اس سے مراد نوعی ضرورت ہے لیکن ہر فرد کی ضرورت پوری نہیں ہو سکتی اگرچہ ہونی چاہئے تھی۔ وہ اس لئے نہیں ہو سکتی کہ انسان خود بد ہو چکا ہے اور انسان انسان کو اپنے مظالم کا شکار بنا لیتا ہے۔

''یہ سب آثار اسی فیضان کے ہیں جو کچھ روحوں کو جسمانی تربیت کے لئے درکار ہے سب کچھ دے دیا گیا ہے اور ایسا ہی جن روحوں کو علاوہ جسمانی تربیت کے روحانی تربیت کی بھی ضرورت ہے یعنی روحانی ترقی کی استعداد رکھتے ہیں''۔ یعنی انسان ''ان کے لئے قدیم سے عین ضرورتوں کے وقت کلام الٰہی نازل ہوتا رہا ہے''۔ ہر زمانہ میں کلام تو اللہ کی طرف سے نازل ہوتا رہا مگر اس پرانے زمانہ کے انسانوں کی ضرورتیں محدود تھیں اس لئے ان کو کلام بھی محدود ملے اور یہ سلسلہ ترقی کرتے ہوئے

دشمنانِ احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَّ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

QUERESHI ASSOCIATES

Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.

Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)
Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992

Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road
Daryaganj New Delhi-110002
(INDIA)

ارشاد نبویؐ

اَلْاَمَانَةُ عِزٌّ

(امانت داری عزت ہے)

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دُعا:-

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 بینگو لین کلکتہ 700001

دکان - 248-5222, 248-1652, 243-0794

رہائش - 237-0471, 237-8468

قسط دوئم آخری

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عورتوں کے حقوق کی روشنی میں

(تقریر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان بر موقع جلسہ سالانہ 2000ء) ....

عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دینارٌ انفقتہٗ فی سبیل اللّٰہِ ودینارٌ انفقتہٗ فی رقبۃٍ ودینارٌ تصدّقت بہٖ علٰی مسکینٍ ودینارٌ انفقتہٗ علٰی اھلک اعظمھا اجرًا الذی انفقت علٰی اھلک۔ (مسلم)

کہ ایک دینار وہ ہے جس کو تو نے راہ خدا میں صرف کیا اور ایک دینار وہ ہے جو تو نے کسی کو آزاد کرنے پر خرچ کیا اور ایک دینار وہ ہے جو تو نے کسی مسکین کو خیرات کیا اور ایک دینار وہ ہے جسکو تو نے اپنے بیوی بچوں پر خرچ کیا ان میں سے سب سے افضل وہ دینار ہے جو تو نے اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا۔ پھر ایک جگہ فرماتے ہیں۔

عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکمل المومنین ایمانا احسنھم خلقا و خیارکم خیارکم لنساءھم۔

کہ مسلمانوں میں کامل مومن وہ ہے جس کا خلق اچھا ہو اور تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنی بیوی سے اچھی طرح پیش آئے نیز ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

عن معاویۃ بن حیدۃ قال یارسول اللّٰہ ما حق زوجۃ احدنا علیہ قال ان تطعمھا اذا طعمت وتکسوھا اذا اکتسیت ولا تضرب الوجہ ولا تقبح ولا تھجر الا فی البیت۔

حضرت معاویہ بن حیدہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم میں سے کسی کی بیوی کا اس پر کیا حق ہے آپ نے فرمایا کہ جب تو کھائے تو اس کو بھی کھلا اور جب تو پہنے تو اس کو بھی پہنا اور اس کے منہ پر نہ مار اور اسکو برا نہ کہہ اور اس سے علیحدگی اختیار نہ کر مگر گھر کے اندر۔

عورت بہ حیثیت ماں

دنیا کی تمام قومیں ماں کی حیثیت میں عورت کی تعظیم و تکریم کرتی ہیں ہمارے آقا و مطاع حضرت محمدؐ کا ماں کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم ایک ممتاز حیثیت رکھتی ہے۔ آنحضورؐ جس وقت دنیا میں تشریف لائے تو عورتوں کے اس مقدس طبقہ کی جسے ماں کہتے ہیں انتہائی درجہ توہین و تذلیل کی جاتی تھی اور اپنے باپ دادا کی بیویوں سے شادی جائز سمجھی جاتی تھی ایسی حالت میں آپ نے اس مقدس وجود کی تعظیم کرتے ہوئے اس بری رسم کے خلاف اعلان فرمایا۔

ولا تنکحوا ما نکح اٰباءکم من النساء الا ما قد سلف انہ کان فاحشۃً ومقتا وساء سبیلا۔ (نساء آیت ۲۳)

یعنی ان عورتوں میں سے جنہیں تمہارے باپ دادے نکاح میں لاچکے ہوں کسی سے نکاح نہ کرو مگر پہلے جو گزر گیا سو گزر گیا یہ فعل یقیناً گندہ اور غصہ دلانے والا تھا۔ اور یہ بہت بری رسم تھی۔

پھر فرمایا

حرمت علیکم امھاتکم (نساء آیت ۲۴)

کہ تمہاری مائیں تم پر حرام ہیں۔

آپ نے اس تاکیدی حکم کو دنیا کے سامنے پیش کیا کہ

وقضی ربک الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا اما یبلغن عندک الکبر احدھما او کلاھما فلا تقل لھما اف ولا تنھرھما وقل لھما قولا کریما۔ واخفض لھما جناح الذل من الرحمۃ وقل رب ارحمھما کما ربیانی صغیرا۔

یعنی تیرے رب نے اس بات کا تاکیدی حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرو۔ اگر ان میں سے کسی ایک پر یا ان دونوں پر تیری زندگی میں بڑھاپا آجائے تو انہیں ان کی کسی بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے اُف تک نہ کہہ اور نہ انہیں جھڑک اور ان سے ہمیشہ نرمی سے بات کر اور رحم کے جذبہ کے ماتحت ان کے سامنے عاجزانہ رویہ اختیار کر اور ان کیلئے دعا کرتے وقت کہا کر کہ اے میرے رب ان پر مہربانی فرما کیوں کہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی تھی۔

آپ نے ماں کے مقام کو ظاہر کرتے ہوئے فرمایا

''جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے''۔

یعنی ماں کی اطاعت اور خدمت میں خدا تعالیٰ کی رضا ہے اور ان کے ساتھ بدسلوکی اور بے ادبی میں اللہ کی ناراضگی ہے۔

ایک موقع پر ایک شخص نے عرض کیا۔

''حضور میں نے اپنی ضعیفہ ماں کو سات حج اپنے کندھوں پر اُٹھا کر کرائے ہیں اب تو کچھ کچھ حق الخدمت ادا ہو گئی ہوگی۔ رحمت للعالمین نے جواب میں فرمایا ابھی تو تم اتنا معاوضہ بھی نہ دے سکے جتنا تمہاری ماں نے تمہیں گیلی طرف سے اُٹھا کر سوکھی طرف کیا۔

حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ لوگوں میں سے میرے حسن سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے آپ نے فرمایا تیری ماں۔ پھر اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ نے فرمایا تیری ماں اس نے پوچھا پھر کون آپ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے چوتھی بار پوچھا پھر کون آپ نے فرمایا تیرا باپ۔

ایک اور موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مٹی میں ملے اس کی ناک۔ مٹی میں ملے اس کی ناک آپ نے یہ کلمہ تین دفعہ کہا یعنی بہت بدقسمت ہے وہ جس نے اپنے بوڑھے ماں باپ کو پایا اور پھر ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو سکا۔

ایک دفعہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! میں آپ سے بیعت کرتا ہوں جہاد اور ہجرت پر اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کا طلبگار ہوں آپ نے فرمایا کیا تمہارے ماں باپ میں سے کوئی زندہ ہیں اس نے عرض کیا جی ہاں دونوں زندہ ہیں آپ نے فرمایا کیا تو حق تعالیٰ سے ثواب کا طلبگار ہے اس نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا کہ اپنے ماں باپ کے پاس جاؤ اور ان ہی کی خدمات اچھی طرح کرو۔ (بخاری مسلم)

حضرت اسماء بنت ابو بکر صدیقؓ بیان کرتی ہیں کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میری والدہ مجھ سے کچھ طلب کرنے کیلئے مکہ سے مدینہ آئیں اور وہ مشرکہ تھیں میں نے رسول اللہ صلعم سے دریافت کیا کہ میری ماں میرے پاس آئی ہے اور وہ مجھ سے کچھ طلب کرنے کی خواہشمند ہے کیا میں اپنی ماں کے ساتھ حسن سلوک کروں فرمایا ہاں! اپنی ماں کے ساتھ حسن سلوک کرو۔

آنحضرت ﷺ کا اسوہ حسنہ

جب ہم حضرت رسول اکرم صلعم کی عملی زندگی کی طرف نظر ڈالتے ہیں تو آپ کو اپنی والدہ اور بیویوں اور اپنی بیٹیوں کے علاوہ تمام عورتوں سے قطع نظر اس کے کہ وہ آپ پر ایمان لائی تھیں یا نہیں حسن سلوک کے بلند ترین مقام پر پاتے ہیں۔ حضرت محمد صلعم کی پیدائش کے بعد شروع شروع میں آپ کی والدہ اور ابولہب کی آزاد کردہ لونڈی ثعیبہ نے آپ کو دودھ پلایا تھا پھر عرب کے دستور کے مطابق آپ کی رضاعت مستقل طور پر حلیمہ کے سپرد ہو گئی جو ہوازن قبیلہ کے بنو سعد کی ایک خاتون تھیں قریباً پانچ سال کی عمر تک آپ حلیمہ کے پاس ہی رہے حلیمہ آپ کو بہت عزیز رکھتی تھیں اس کے بعد آپ اپنی والدہ کی کفالت میں آگئے جبکہ آپ کی عمر چھ سال کی ہوئی تو آپ کی والدہ بھی اس جہان فانی سے کوچ کر گئیں اور مقام ابوہ میں دفن کی گئیں۔

رحمت للعالمین زمانہ نبوت میں جب مقام ابوہ سے گذرے تو اپنی والدہ کی قبر پر بھی تشریف لے گئے اور رو پڑے صحابہ نے بھی جب یہ نظارہ دیکھا تو رو پڑے والدہ کی محبت نے آپ کے قلب مطہر پر بہت گہرا اثر ڈالا جسے آپ نے کبھی نہیں بھلایا ثعیبہ جسے آپ کو چند روز دودھ پلانے کا شرف حاصل تھا اسے بھی آپ کبھی نہیں بھولے جب تک وہ زندہ رہیں آپ ان کی مدد فرماتے رہے ان کے مرنے کے بعد آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا اس کا کوئی رشتہ دار ہے تا ثعیبہ کی نسبت سے اس کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے تو معلوم ہوا کہ کوئی نہیں ہے۔

پھر اس کے بعد حلیمہ کی پانچ سالہ خدمت کوئی معمولی خدمت نہ تھی آپ چھوٹی سے چھوٹی خدمت کو بھی فراموش نہیں کرتے تھے آپ عمر بھر حلیمہ کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ پیش آتے رہے چنانچہ قحط کے دوران آپ نے حلیمہ کو چالیس بکریاں اور ایک اونٹ عطا فرمایا۔ زمانہ نبوت میں وہ ایک دفعہ مکہ میں آئیں تو آپ اسے دیکھتے ہی میری ماں میری ماں کہہ کر تعظیماً اُٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے بدن سے چادر اُتار کر ان کیلئے بچھا دی۔

پھر جب ہم اپنے آقا و مطاع خاتم النبیین کا اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ حسن سلوک اور ان کی خدمات کا جائزہ لیتے ہیں تو ایسا بے نظیر نمونہ پاتے ہیں کہ جس کی مثال تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔

آپ نے اپنی سب سے پہلی بیوی جو آپ سے عمر میں پندرہ سال بڑی تھیں ان کے ساتھ جس رنگ میں حسن سلوک فرمایا اور ان کی وفات کے بعد ان کے عزیز و اقارب کے ساتھ جس رنگ میں حسن سلوک کو جاری رکھا کہ جس سے متاثر ہو کر حضرت عائشہؓ کو رشک آجاتا تھا۔ اور ہمیشہ اس کا اظہار بھی فرماتی رہتی تھیں۔

ایک مرتبہ کسی نے حضرت عائشہؓ سے

دریافت کیا کہ آنحضرتؐ کا گھر میں کیا معمول ہوتا آپ نے فرمایا آپ اپنے اہل کی خدمات کرتے اور جب نماز کا وقت آجاتا تو آپ نماز کیلئے باہر تشریف لے جاتے۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیویوں سے جس قدر محبت کا سلوک تھا وہ اپنی نظیر آپ ہے ایک دفعہ آپ نے حضرت عائشہؓ کو جو کم عمر تھیں ایک کھیل خود اپنے اوٹ میں کھڑا کر کے دکھایا۔ اور آپ وہاں سے اس وقت تک نہ ہٹے جب تک کہ وہ خود سیر ہو کر ہٹ نہ گئیں پھر حضرت عائشہؓ جبکہ چھوٹی عمر کی تھیں آپ نے انکی پروں والی گڑیا دیکھ کر فرمایا کہ گڑیا کے بھی پر ہوتے ہیں اس پر حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ حضرت سلیمان کے گھوڑے کے پروں کا جو ذکر آیا ہے۔ اس پر آپ کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

آپ اپنی صاحبزادی فاطمۃ الزہراء کے ساتھ جس شفقت و محبت سے پیش آتے وہ کسی پر مخفی نہیں جس وقت آپ تشریف لاتیں تو آپ انہیں اپنی جگہ پر بٹھاتے اور خیر و عافیت دریافت فرماتے۔

آپ کے حسن سلوک کا ہی نتیجہ تھا کہ صحابیات آپ پر جان نثار کرتی تھیں آپ کے مقابلہ میں اپنے عزیزوں کو وہ ہیچ سمجھتی تھیں آپ کی معمولی سی تکلیف سے بھی بے چین و بے قرار ہو جاتی تھیں۔

جنگ احد میں چونکہ رسول اکرمؐ کی شہادت اور اسلامی لشکر کی پراگندگی کی خبر پہنچ چکی تھی بنو دینار کے قبیلہ کی ایک عورت دیوانہ وار آگے بڑھتے ہوئے احد تک جا پہنچی اس عورت کا خاوند، باپ اور بھائی بھی مارے گئے تھے اور بعض روایتوں میں اسکا بیٹا بھی مارا گیا تھا جب اسے خبر دی گئی کہ تمہارا باپ شہید ہو گیا ہے تو اس نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے خبر دینے والے نے کہا تمہارا بھائی اور خاوند بھی شہید ہو گئے ہیں اس نے اپنی بے چینی کو ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ میں تم سے رسول اکرم صلعم کے بارے میں دریافت کرتی ہوں جب اسے بتایا گیا کہ رحمت للعالمین خیریت سے ہیں تو اس نے کہا مجھے دکھاؤ وہ کہاں ہیں اس سے کہا گیا کہ آگے چلی جاؤ تو وہ دوڑ کر آگے پہنچی اور آپ کے دامن کو پکڑ کر بولی یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ سلامت ہیں تو کوئی مرے مجھے پرواہ نہیں۔

پھر جنگ احد کا ہی واقعہ ہے کہ لڑائی کے میدان میں مسلمانوں پر جب نازک وقت آیا تو ایک خاتون جن کا نام ام عمارہ تھا لڑائی کے میدان میں موجود تھیں رسول خدا کو دشمنوں کے نرغے میں دیکھ کر بے تاب ہو گئیں اور باوجود نسوانی کمزوری کے تلوار لیکر جنگ کرنے لگیں اور زخمی ہو گئیں الغرض آنحضرتؐ پر ایمان لانے والی عورتوں نے اپنا سب کچھ آپ کے قدموں میں ڈال دیا۔

آنحضورؐ کے حسن سلوک اور لطف و کرم کا دروازہ صرف اپنے بیوی بچوں اور آپ پر ایمان لانے والی عورتوں کیلئے ہی کھلا نہ تھا بلکہ غیروں کیلئے بھی حتی کہ خون کی پیاسی عورتوں کیلئے بھی کھلا رہا۔

ہندہ نام کی ایک عورت جس نے جنگ احد میں آپ کے چچا حضرت حمزہؓ کا کلیجہ نکال کر چبایا تھا جب اسے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے قتل کا حکم دیا ہے تو وہ چھپتی چھپتی عورتوں میں پہنچ گئی اور عورتوں کی بیعت میں ان کے ساتھ شامل ہو گئی۔ اور ان کے ساتھ مل کر بیعت کے الفاظ دہرانے لگی۔ جب آنحضور صلعم نے فرمایا کہ تم اقرار کرو کہ ہم شرک نہیں کریں گی اس وقت ہندہ بول اُٹھی کہ یارسول اللہ کیا اب بھی ہم شرک کریں گی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا یہ ہندہ ہے؟ ہندہ نے کہا یارسول اللہ میں ہندہ ہوں مگر مسلمان ہندہ! قربان جائیے رحمت للعالمین پر کہ جس نے آنحضرتؐ کے چچا کا کلیجہ نکال کر چبا لیا تھا اور تازندگی آپ اس دردناک گھڑی کو بھلا نہ سکے تھے آپ نے اسے معاف فرما کر حسن سلوک کا ایسا معیار قائم کر دیا کہ رہتی دنیا تک اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔

جنگ حنین کے قیدیوں میں حضور صلعم کی رضاعی بہن بھی تھی جب وہ آپ کے سامنے لائی گئیں تو آپ نے انہیں پہچان کر ان کیلئے اپنی چادر بچھا دی نہایت عزت و احترام کے ساتھ بٹھایا اور آپ کو نہایت احترام سے تحائف دیکر واپس کیا۔

الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن سلوک کا دائرہ اتنا وسیع تھا کہ کیا اپنے اور کیا بیگانے کیا دوست اور کیا دشمن سب آپ کے فیضان رحمت سے فیضیاب ہوئے۔

ایک وہ وقت تھا جب عورت سماج اور معاشرہ میں کلنک اور بدنما دھبہ سمجھی جاتی تھی اس کو اس قدر عزت و احترام کے درجہ تک پہنچا دیا کہ اگر روئے زمین کی تمام عورتیں اپنے محسن اعظم کے احسانات کو یاد کر کے قیامت تک آپ پر درود و سلام بھیجیں تو بھی یہ کہنا پڑے گا کہ

''حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا''

آنحضرت ﷺ غیروں کی نظر میں

شری پرکاش دیوجی آنحضور صلعم کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

محمد صاحب کا دل اپنے ملک کو تاریکی اور جہالت میں ڈوبا دیکھ کر بے انتہا کڑھتا اور دکھتا تھا۔ وہ بت پرستی کو دیکھ کر بہت گھبراتے تھے عورتوں کا حال زار اور معصوم لڑکیوں کو زندہ درگور ہوتے دیکھ کر ان کا جگر پاش پاش ہوتا تھا مگر کچھ نہ کر سکتے تھے۔ ایسے واقعات سے گھبرا کر وہ اکثر تنہائی میں رہتے اور ان کے دفعیہ کی تدبیریں سوچتے رہتے ان کا معمول تھا کہ ہر سال رمضان کا مہینہ غار حرا میں رہ کر خدا کی یاد میں بسر کرتے اور جو کوئی بھولا بھٹکا مسافر ادھر جا نکلتا اس کی رہنمائی اور دستگیری فرماتے۔ (سوانح عمری حضرت محمد صفحہ ۲۸)

فرانس کے مشہور مورخ اور علم النفس کے ماہر موسیو لیبان لکھتے ہیں۔

اسلام ہی وہ پہلا مذہب ہے جس نے عورت کی حالت کو درست کیا اسلام سے پہلے دنیا میں عورت کی حالت نہایت بدتر تھی تمدن اسلام میں عورت کو مساوات کا درجہ دیا گیا۔ چنانچہ ہمیشہ ہی مشرقی عورت مغربی عورت سے تعلیم و تربیت میں فائق رہی۔

ڈاکٹر بیلی اپنی کتاب تاریخ سپین میں لکھتے ہیں

''عیسائیوں نے سپاہیانہ اخلاق میں عورت کے احترام کا جزو ہسپانیہ کے مسلمانوں سے سیکھا یہاں تک کہ میدان کا ادنی سپاہی بھی معمولی عورت کے ساتھ عزت سے پیش آتا تھا اور مرد اپنی عورت کے ساتھ نہایت ہی اخلاق سے پیش آتا تھا اور ماں کی تعظیم تو پرستش کی حد تک ہوتی تھی۔

شریمتی شوشیلا بائی حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتی ہیں۔

''دوسرا فرقہ جس کی حالت کافی قابل رحم تھی عورت کا فرقہ تھا مرد طاقتور تھے مرد محنتی اور جفاکش تھے اور ہر قسم کے ہنر جن کے ذریعہ سے دولت، روزی پیدا کی جا سکے مردوں کے ہاتھ میں تھی غریب عورتیں ہر طرح مجبور اور لاچار تھیں وہ ہر بات میں مردوں کی دست نگر تھیں اور کمزور اور بے وسیلہ ہونے کی وجہ سے وہ طرح طرح کے ظلم سہتی تھیں اور کچھ نہ کہتی تھیں۔ محمد صاحب نے مردوں پر ان کے قانونی حقوق مقرر کئے، عورتوں کو مارنے سے منع کیا۔ اور عورتوں پر جھوٹی تہمتیں لگانے کی سخت سزا مقرر کی گئی۔ آپنے عورت کا حصہ باپ بھائی اور خاوند کی جائیداد میں مقرر کیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو اس مظلوم فرقہ کا کس قدر خیال تھا۔ (رسالہ پیشوا دہلی کا رسول نمبر ۲۹-۱۹)

مسز ایم اے ایس دھر رکھیا اخبار الفضل خاتم النبیین نمبر میں لکھتی ہیں:

''اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ بات صاف طرح سے ظاہر ہو جاتی ہے کہ جو حقوق اسلام نے عورتوں کو عطا کئے ہیں وہ کسی مذہب نے عورتوں کو نہیں دیئے اور نہ اسلام سے قبل وہ حقوق عورتوں کو ملے تھے۔ یہ حضرت محمد صلعم کی ہی ذات بابرکات تھی جس نے عورتوں کو درجہ ترقی تک پہنچایا اور جو حقوق عورتوں کو شائستہ ملکوں میں اب مل رہے ہیں وہ تیرہ سو برس قبل عورتوں کو دیئے۔

آنحضرت صلعم اپنے روحانی فرزند جلیل حضرت مسیح موعودؑ کی نظر میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

ہمارے نبی کریم صلعم کو وہ بزرگی اور فضیلت حاصل ہے جو کسی اور نبی کو حاصل نہیں ہوئی۔ آپ ایسے وقت میں مبعوث ہوئے جب دنیا پر ایک تاریکی چھائی ہوئی تھی اور عملی اور اعتقادی طور پر دنیا ضلالت میں پڑی ہوئی تھی عرب کے لوگ بلاواسطہ آنحضرت صلعم کے مخاطب تھے ان کی یہ حالت تھی کہ بدیوں میں غرق ہوئے اور اخلاق فاضلہ کا نام تک نہیں جانتے تھے لیکن تھوڑے ہی عرصہ میں آپ نے ایک عظیم الشان تبدیلی انکی زندگی میں کر دکھائی اور تمام بدیوں سے جن میں وہ مبتلا تھے ان کو نجات دی بدی کے اتھاہ گڑھے سے نکال کر آپ نے ان کو تہذیب کے اعلیٰ معراج پر پہنچایا۔ اور دنیا کو گناہ سے نجات دینے کا وہ نمونہ دکھایا جو محسوس اور مشہود ہے۔ (ریویو آف ریلیجنز جلد ۲ صفحہ ۶۷)

ہمارے سید و مولی کی اصلاح نہایت وسیع اور عام اور مسلم الطوائف تھی اور یہ مرتبہ اصلاح کا کسی گزشتہ نبی کو نصیب نہیں ہوا اور اگر کوئی عرب کی تاریخ کو آگے رکھ کر سوچے تو اسے معلوم ہوگا کہ اس وقت کے بت پرست اور عیسائی اور یہودی کیسے متعصب تھے اور کیونکر انکو اصلاح کی صدہا سال سے نومیدی ہو چکی تھی پھر نظر اُٹھا کر دیکھے کہ قرآنی تعلیم نے جو ان کے بالکل مخالف تھی کیسی نمایاں تاثیریں دکھلائیں اور کیسے ہر ایک بداعتقادی اور ہر ایک بدکاری کا استیصال کیا شراب جو ام الخبائث ہے دور کیا قمار بازی کی رسم کو موقوف کیا۔ دختر کشی کا استیصال کیا۔ اور جو انسانی رحم، عدل، اور پاکیزگی کے بر خلاف عادات تھیں سب کی اصلاح کی۔ ہاں مجرموں نے اپنے جرموں کی سزائیں بھی پائیں جن کے وہ حقدار تھے۔ پس اصلاح کا امر ایسا امر نہیں ہے جس سے کوئی انکار کر سکے''۔ (نور القرآن صفحہ ۲۸ حاشیہ)

اعلان نکاح

مورخہ 27/2/2001 کو خاکسار کی بیٹی عزیزہ فوزیہ طلعت ساکن قادیان دارالامان کا نکاح مکرم احمد ناصر ابن شمیم بلیجیم کے ساتھ ایک لاکھ اکیاسی ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے بعد نماز عصر مسجد مبارک قادیان دارالامان میں پڑھا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ (نور الاسلام قادیان)

بھارت کی مختلف جماعتوں میں

جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ السلام

مسعود پور (ہریانہ) مورخہ ۲۳؍مارچ کو مکرم دھرم پال خان صاحب کی صدارت میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ مکرم چندر خان صاحب، مکرم سریندر خان صاحب، مکرم کرشن خان صاحب کی تقاریر ہوئیں۔ مکرم سرجیت خان صاحب نے حدیث سنائی۔ آخر پر خاکسار نے تقریر کی اور دُعا کرائی۔ (محمد برکات اللہ معلم مسعود پور)

کوٹ پلہ (اڑیسہ) ۲۳؍مارچ بعد نماز مغرب جلسہ مکرم شیخ عبدالستار صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا۔ اس جلسہ میں صرف دو تقاریر مکرم عبدالحق صاحب انسپکٹر وقف جدید اور خاکسار کی ہوئیں صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

بھدرک (اڑیسہ): مکرم شیخ غلام مسیح صاحب کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد درج ذیل احباب نے تقاریر کیں عزیز جمال الدین صاحب، عزیز مدثر احمد، مکرم مشیر احمد خادم مسجد مکرم عبدالاحد صاحب، خاکسار سید فضل باری مبلغ سلسلہ، صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ (سید فضل باری مبلغ بھدرک)

بھونیشور (اڑیسہ) خاکسار کی زیر صدارت ۲۳؍مارچ کو جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم سید ظفرالدین صاحب آف کٹک نے پہلی تقریر کی۔ بعدہٗ مکرم مولوی شوکت انصاری صاحب مبلغ سلسلہ کی تقریر ہوئی۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر انوارالحق صاحب امیر جماعت نے خطاب فرمایا بعدہٗ خاکسار کی صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ (سید نیر احمد جنرل سکرٹری بھونیشور)

یاری پورہ (کشمیر) ۲۵/۳ بروز اتوار محترم عبدالحمید صاحب ٹاک امیر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ پہلی تقریر خاکسار کی ہوئی اس کے بعد مکرم محمود احمد صاحب ٹاک اور مکرم سید ناصر احمد صاحب ندیم معلم سلسلہ نے تقریر کی۔ بعدہٗ صدر اجلاس کی تقریر اور دُعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ (فاروق احمد ناصر مبلغ یاری پورہ)

سونگھڑہ (اڑیسہ) خاکسار کی زیر صدارت جلسہ ۲۳؍مارچ کو منعقد کیا گیا۔ افتتاحی تقریر خاکسار نے کی۔ بعدہٗ مکرم میر کمال الدین صاحب، مکرم فضل مومن صاحب، مکرم سید انوارالدین صاحب نے تقریر کی۔ خاکسار کی صدارتی تقریر اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (سیف الدین صدر جماعت احمدیہ سونگڑہ)

سورو (اڑیسہ) ۲۳؍تاریخ کو مسجد احمدیہ سورو میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم سید معین احمد صاحب، مکرم سرور احمد صاحب، مکرم عبدالغفار خان صاحب، مکرم شیخ عظیم صاحب، اور خاکسار کی تقریر ہوئی۔ دُعا کے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ (شیخ علاؤ الدین مبلغ سلسلہ)

لجنہ اماء اللہ بھارت کے زیر انتظام

سورب (کرناٹک) مورخہ ۰۱-۳-۲۳ کو محترمہ صدر صاحبہ کی زیر صدارت تلاوت کلام پاک سے جلسے کا آغاز ہوا۔ حمد، نعت اور نظم کے بعد سیرت حضرت مسیح موعودؑ کے مختلف پہلوؤں پر لجنہ کی تین ممبرات نے تقاریر کیں۔ بعد ازاں دعائیہ اشعار پڑھے گئے اور سیرت حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق ممبرات سے چند سوالات پوچھے گئے۔ دُعا کے بعد جلسے کا اختتام ہوا۔

بلاری (بہار) مورخہ ۲۳؍مارچ کو لجنہ اماء اللہ بلاری نے محترمہ شہناز بیگم صاحبہ صدر لجنہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم کے بعد ایک ممبر نے حضرت مسیح موعودؑ کے چند الہامات پر روشنی ڈالی بعد ازاں تین ممبرات نے سیرت حضرت مسیح موعودؑ کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ دُعا کے بعد جلسے کا اختتام ہوا۔

حیدرآباد: مورخہ ۲۵؍مارچ کو جوبلی حال میں محترمہ امۃ النعیم بشیر صاحبہ کی زیر صدارت تلاوت کلام پاک سے جلسے کا آغاز ہوا۔ عہد نامہ نظم اور احادیث کے بعد "حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض و غایت" "حضرت مسیح موعودؑ کا بدرسومات کے خلاف جہاد" عقیقہ وغیرہ۔ ان عنوانات کے تحت ممبرات نے تقاریر کیں۔ لجنہ اور ناصرات کی ممبرات کا حفظ شرائط بیعت کا مقابلہ ہوا۔ دُعا کے بعد جلسے کا اختتام ہوا۔

محمود آباد: محترمہ صدر صاحبہ کی زیر صدارت ۲۳؍مارچ کو جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم کے بعد سیرت حضرت مسیح موعودؑ پر تین ممبرات نے تقاریر کیں۔ جلسے میں ۳۳ ممبرات شامل ہوئیں دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

کانپور: مورخہ ۲۵؍مارچ کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم کے بعد تین ممبرات نے سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ آخر میں قصیدہ پڑھا دُعا کے بعد جلسے کا اختتام ہوا۔

کرڈاپلی (اڑیسہ) مورخہ ۲۹مارچ کو مسجد کے صحن میں محترمہ صدر صاحبہ کی زیر صدارت تلاوت کلام پاک سے جلسے کا آغاز ہوا۔ نظم کے بعد ۵ ممبرات نے حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت پر تقاریر کیں۔ ۸۵ ممبرات نے جلسے میں شرکت کی دُعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

بھدرواہ (کشمیر) مورخہ ۲۳؍مارچ کو مسجد میں محترمہ صدر صاحبہ کی زیر صدارت تلاوت کلام پاک سے جلسے کا آغاز ہوا۔ نظم کے بعد تین ممبرات نے سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

بھدرک (اڑیسہ) لجنہ بھدرک نے مورخہ ۲۳؍مارچ کو مسجد میں محترمہ صدر صاحبہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم کے بعد مختلف عنوانات پر تین تقاریر ہوئیں۔ جلسے میں ۲۳؍ممبرات شامل ہوئیں دُعا کے بعد جلسے کا اختتام ہوا۔

ایرنا کلم (کیرلہ) محترمہ آمنہ طیبہ صاحبہ کی زیر صدارت مورخہ ۲۴؍مارچ کو تلاوت کلام پاک سے جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا آغاز ہوا۔ عہد نامہ اردو اور ملیالم نظم قصیدہ اور تقاریر کے بعد دُعا کے ساتھ جلسے کا اختتام ہوا۔

بنگلور: صوبائی صدر محترمہ خورشید خلیل صاحبہ کی زیر صدارت تلاوت کلام پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ احادیث اور نظم کے بعد لجنہ کی چار ممبرات نے تقاریر کیں آخر میں صدر صاحبہ نے ممبرات کو چند نصائح کیں کثیر تعداد میں لجنہ اور ناصرات کی ممبرات شامل تھیں۔

دھواں ساہی (اڑیسہ) مورخہ ۰۱-۳-۲۳ کو محترمہ صدر صاحبہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم کے بعد لجنہ اور ناصرات کی ممبرات نے سیرت حضرت مسیح موعودؑ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جلسے میں ۱۵ غیر از جماعت بہنیں اور بچیاں شامل ہوئیں۔ دُعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

تالبر کوٹ (اڑیسہ) مورخہ ۲۳؍مارچ کو محترمہ صدر صاحبہ کی زیر صدارت تلاوت کلام پاک سے جلسے کا آغاز ہوا۔ عہد نامہ اور نظم کے بعد سیرت حضرت مسیح موعودؑ پر تین تقاریر ہوئیں دُعا کے بعد جلسے کا اختتام ہوا۔

خانپور ملکی (بہار) محترمہ زینب نسرین صاحبہ سیکرٹری تعلیم و تربیت کی زیر صدارت مورخہ ۲۳؍مارچ کو یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم کے بعد سیرت حضرت مسیح موعودؑ کے تحت تین ممبرات نے تقاریر کیں بعد ازاں ایک نظم پڑھی گئی۔ جلسے میں سبھی ممبرات شامل تھیں۔ آخر میں صدر صاحبہ نے دُعا کروائی۔

قادیان: مورخہ ۰۱-۳-۲۶ کو محترمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ صدر لجنہ بھارت کی زیر صدارت بیت النصرت لائبریری میں تلاوت قرآن کریم سے جلسے کا آغاز ہوا۔ حدیث اور نظم کے بعد سیرت حضرت مسیح موعودؑ کے مختلف پہلوؤں پر تین تقاریر ہوئیں بعد ازاں لجنہ کی ممبرات کا مقابلہ نظم خوانی ہوا۔ بعد ازاں حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے ممبرات کو چند نصائح کیں آخر میں محترمہ صدر صاحبہ نے اختتامی خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے خطبہ الہامیہ حضرت مسیح موعودؑ کا خلاصہ بیان فرمایا۔ دُعا کے بعد جلسے کا اختتام ہوا۔

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

شریف جیولرز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔

دوکان: 0092-4524-212515

رہائش: 0092-4524-212300

دُعاؤں کے طالب

محمود احمد بانی

منصور — اسد محمود بانی

کلکتہ

BANI®

موٹر گاڑیوں کے پُرزہ جات

Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS

5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072

Ph: SHOWROOM : 237-2185,236-9893 WAREHOUSE : 343-4006, 343-4137 RESI : 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX : 91-33-236-9893

منقولات

دربھنگہ میں قرآن کا ایک چھوٹا نسخہ

ایل این متھلا یونیورسٹی دربھنگہ کے شعبہ اردو سے تعلق رکھنے والے ڈاکٹر عبدالقیوم باشندہ غوث نگر، رام پٹی، مدھوبنی کے پاس قرآن کا ایک چھوٹا نسخہ ہے۔ اسے دنیا کا سب سے چھوٹا نسخہ کہا جارہا ہے۔ قرآن حکیم کے اس نسخہ کی لمبائی 4.2 سینٹی میٹر چوڑائی 1.4 سینٹی میٹر اور موٹائی ایک سینٹی میٹر ہے۔ قرآن کے اس نسخہ کو یہاں ماہر **اسلامیات نے دنیا کا سب سے چھوٹا** نسخہ قرار دیا ہے۔ ڈاکٹر عبدالقیوم نے کہا کہ کچھ دنوں قبل ایک اخبار میں شائع ہوا تھا کہ ہزاری باغ کے سلمان کالونی میں ڈاکٹر معیز الدین کے پاس ایک قرآن ہے جس کی لمبائی 2.5 سینٹی میٹر چوڑائی 2.1 سینٹی میٹر اور موٹائی 0.6 سینٹی میٹر ہے۔ اس طرح اس قرآن کے نسخہ سے بھی اس کا نسخہ چھوٹا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ اس نسخہ کو گنیز بک آف ورلڈ رکارڈ میں شامل کرانے کی کوشش کریں گے۔ ڈاکٹر عبد القیوم نے ماہر اسلامیات سے رہنمائی کی گذارش کی ہے۔ یہ نسخہ ان کے والد کو ۷ سال قبل نہیں سے ملا تھا۔ اس نسخہ کو میگنی فائنگ گلاس سے ہی پڑھا جاسکتا ہے۔ (روزنامہ قومی تنظیم پٹنہ 12.3.2001)

پاکستان میں نماز عشاء کے دوران 7 نمازیوں کا قتل

12 مارچ کو لاہور کی ایک مسجد میں نماز عشاء کے دوران مسلح افراد نے فائرنگ کر کے ۷ نمازیوں کو ہلاک اور دس کو زخمی کردیا۔ **پولیس کا کہنا ہے کہ یہ مسلکی تشدد** کے واقعات کی تازہ ترین کڑی ہے۔

پولیس نے بتایا کہ جس مسجد پر حملہ ہوا وہ سنیوں کی مسجد ہے۔ ۴ مارچ کو قریب کے ہی ایک شہر شیخ پورہ میں اقلیتی شیعہ فرقے کے ۱۲ افراد کا قتل ہوا تھا اور پولیس کا خیال ہے کہ سنی مسجد کے نمازیوں پر فائرنگ اس حملہ کا انتقام لینے کی کارروائی تھی۔ یہ واردات ایسے وقت میں ہوئی جب پاکستان کے چیف اکزیکٹو جنرل پرویز مشرف اور ان کے وزیر داخلہ معین الدین حیدر لاہور میں تھے۔

برگشتہ خاوند کے ہاتھوں نکاح فسخ کرانیوالے مفتی کا قتل

وسطی بنگلہ دیش میں ایک برگشتہ خاوند نے اس مفتی کو کلہاڑے مار مار کر ہلاک کرڈالا جس نے فتویٰ جاری کر کے بیوی کے ساتھ اس کا نکاح فسخ کردیا تھا۔ قومی روزنامہ ''اتفاق'' نے خبر شائع کی ہے کہ ۳۲ سالہ دلاور حسین نے فتویٰ سے پریشان ہوکر لکڑی کاٹنے والی کلہاڑی اٹھائی سیدھا مسجد میں داخل ہوا اور فتویٰ دینے والے عالم عبدالجلیل سکدر کا سرتن سے جدا کردیا۔ یہ واقعہ دارالحکومت ڈھاکہ سے ۱۸۰ کلومیٹر دور ضلع زریا کے ڈنگامونی گاؤں میں پیش آیا۔ ہمسایوں نے بتایا کہ دلاور حسین نے پانچ ماہ قبل ازدواجی اختلاف کے دوران غصے میں تین طلاقیں دے دی تھیں۔ **اخبار کے مطابق مفتی نے مسجد میں ایک مجمع** سے مخاطب ہوکر کہا تھا کہ زبانی طلاق کے بعد حسین اور اس کی بیوی دونوں ساتھ رہ کر گناہ کے مرتکب ہورہے ہیں۔

فرعون کی بیوی کا مقبرہ دریافت

قاہرہ اپریل مصر کے مغربی ریگستان میں فرعون کی بیوی کا مقبرہ دریافت ہوا ہے ممی نے ۱۰۰ اکلو سونے کے تعویز اور زیورات پہنے ہوئے ہیں اب تک کسی ممی کے جسم پر اتنے زیورات نہیں پائے گئے۔ یہ بات مصری افسران نے بتائی ہے۔

ثقافت کے وزیر فاروق حسینی نے کہا کہ گذشتہ ہفتہ بویتی گاؤں میں کھدائی کام کرنے والے مزدوروں کو وہاں ممی ملی ہے جو بہریہ نخلستان کے حکمراں گادخسوا یوف انک کی بیوی ناس کی ہے۔ یہ ۵۸۹ سے ۵۷۰ ق م بادشاہ رہا تھا۔ خیال رہے کہ نخلستان میں بدوؤں کی بستیاں رہی ہوں گی قاہرہ سے ۴۰۰ کلومیٹر دور نخلستان کے اس گاؤں میں پچھلے سال مارچ میں فرعون کا مقبرہ دریافت ہوا تھا۔ مسٹر حسنی نے کہا کہ ناس کا مقبرہ طلائی ممیوں کی وادی سے چھ کلومیٹر دور ملا ہے اس کا چونے کے پتھر کا تابوت ہے اور اس کو ۱۰۰ اکے قریب سونے کے تعویذ اور دیگر زیورات سونے کے پہنائے گئے ہیں آج تک کوئی ممی اتنے تعویز پہنے ہوئے نہیں ملی تھی۔ سب سے اہم دریافت یہ تھی کہ ممی کی انگلی میں انگوٹھی تھی اور اس نے گلے میں جوت کے دیوتا کا بنڈل بھی پہنا ہوا تھا اس جگہ کھدائی کا کام ابھی جاری رکھا جائے گا تا کہ نخلستان کے حکمراں کنبہ کی تمام ۲۶ ممیاں تلاش کی جاسکیں۔ اب تک چھ ممیاں نکالی جاچکی ہیں۔ ۱۹۹۹ میں ایک ٹیم کو اس گاؤں میں ایک اجتماعی قبر ملی تھی۔

مرسلہ:۔ شیخ محمد علی مبلغ و سرکل انچارج کشن گنج۔ بہار

پاکستان میں اقلیتوں سے امتیاز پر امریکی کمیشن کی سرزنش

نئی دہلی ۲ مئی (یو این آئی) امریکی کمیشن برائے بین الاقوامی مذہبی آزادی نے مذہبی ایذا رسانی اور احمدیوں اور شیعوں کے ساتھ امتیاز برتنے پر پاکستان کی ملامت کی ہے اور یہ کہا ہے کہ اپنے تمام شہریوں کی مذہبی آزادی کے **تحفظ کیلئے اس نے مناسب اقدامات نہیں کئے** ہیں۔ کمیشن نے کل جاری کردہ اپنی دوسری سالانہ رپورٹ میں کہا کہ پاکستان کے انتخابی قوانین کے ذریعہ احمدیوں کو سیاسی سطح پر بے اثر بنادیا گیا ہے جبکہ شیعہ سنی تصادموں میں مذہبی انتہاپسندوں کے منظم گروپ اقلیتی شیعہ فرقہ کے لوگوں کو نشانہ بنایا کرتے ہیں۔ اس رپورٹ سے پہلے دہشت گردی سے متعلق وزارت خارجہ کی رپورٹ میں کہا گیا تھا کہ پاکستان نے اپنی سرزمین سے چلنے والی دہشت گردی کو روکنے کیلئے مناسب اقدامات نہیں کئے ہیں۔ کمیشن کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اقلیتی فرقہ احمدیہ سے تعلق رکھنے والوں کو قانونا اپنے عقیدے پر عمل کرنے کی مکمل آزادی حاصل نہیں ہے۔ رپورٹ کے مطابق مذہبی اقلیتوں۔ عیسائیوں احمدیوں اور ہندوؤں کو یہ شکایت ہے کہ علاحدہ الیکٹوریٹ کے نظام کے ذریعہ سیاسی سطح پر انہیں بے اثر بنادیا گیا ہے اور اس نظام کی وجہ سے مذہبی آزادی سے متعلق دیگر مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

توہین رسالت سے متعلق فوجداری کے قوانین کا ناجائز استعمال ہوتا ہے جس کے نتیجے میں اکثر مذہبی اقلیتوں سے متعلق لوگوں کو حراست میں لیا جاتا ہے اور کبھی کبھی انہیں تشدد کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے اس کے علاوہ بہت سارے مسلمانوں کو بھی ان کے مذہبی عقائد کے سبب نشانہ بنایا جاتا ہے مسلکی تشدد میں شیعوں کو نشانہ بنایا جاتا ہے۔ رپورٹ میں جنرل پرویز مشرف کی فوجی حکومت پر بھی سخت نکتہ چینی کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ وہ عوام کے توقعات پورے کرنے سے قاصر رہی ہے اور اس کی وجہ سے وہ مذہبی وسماجی طاقتیں مضبوط ہوگئی ہیں جو مذہبی آزادی کے خلاف ہیں رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ لاتعداد احمدیوں، عیسائیوں ہندوؤں اور مسلمانوں کے خلاف توہین رسالت قوانین استعمال کئے گئے ہیں اور حالیہ برسوں میں صوفیوں و مسلم علماء کو بھی اس قانون کے تحت نشانہ بنایا گیا ہے جنرل پرویز مشرف کی فوجی حکومت بننے کے بعد بھی توہین رسالت سے متعلق مقدمات دائر کئے جارہے ہیں اور 2000 کے ابتدائی دس مہینوں میں 40 احمدیوں 26 مسلمانوں اور چھ عیسائیوں کے خلاف ایسے کل 38 کیس دائر کئے جاچکے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق شیعوں اور سنیوں کے مابین مہلک معاملات میں ممتاز شیعہ رہنماؤں کو نشانہ بنایا جاتا ہے کئی مرتبہ عبادت کے دوران شیعوں کی مساجد پر حملے کئے گئے ہیں جن میں بچوں سمیت کئی لوگ ہلاک ہوئے۔ (روزنامہ سیاست حیدرآباد 3.5.2001۔)

پاکستان میں اقلیتوں کے خلاف ظلم وستم پر امریکی کمیشن کی تنقید

واشنگٹن یکم مئی (پی ٹی آئی) امریکی مشن نے پاکستان میں اقلیتوں کے خلاف ظلم وستم ڈھانے پر تنقید کی ہے اور فوجی حکومت سے کہا ہے کہ علحدہ مراکز رائے دہی کی برخواستگی قانون توہین رسالت میں ترمیم اور عسکریت پسندوں کو غیر مسلح کرنے کیلئے موثر اقدامات کئے جائیں۔ بین الاقوامی آزادی مذہب پر مشن نے کہا کہ قانون توہین رسالت کے تحت قادیانیوں عیسائیوں اور ہندو ومسلمانوں کو نشانہ بنایا جارہا ہے لیکن حکومت شہریوں کی مذہبی آزادی کے تحفظ سے قاصر ہے جبکہ ہر سال شیعہ اور سنی فسادات کے درجنوں واقعات پیش آرہے ہیں۔ امریکی کمیشن نے کہا کہ فوجی حکمراں جنرل پرویز مشرف نے اقتدار سنبھالتے ہی یہ اعلان کیا تھا کہ ان مسائل سے نمٹنے کیلئے موثر اقدامات کئے جائیں گے۔ لیکن وہ تاحال ایسا کرنے میں ناکام ہوگئے۔ بش انتظامیہ سے یہ اپیل کی گئی ہے کہ پاکستان میں معیاری تعلیم عدلیہ میں اصلاحات اور نفاذ قانون کی ترتیب کی امداد وتائید کرے۔

(سیاست روزنامہ مورخہ 30 اپریل 2001) مرسلہ سید جہانگیر علی صاحب حیدرآباد)

شولاپوری میں تبلیغی وتربیتی مساعی

۱۰ ار فروری کو مکرم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اصلاح وارشاد و مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت کی آمد پر اُن کے ہمراہ شولاپور سرکل کی نئی جماعتوں کا تربیتی وتبلیغی دورہ کیا گیا مکرم جناب مولوی انصار علی خان صاحب معلم شولاپور شہر مکرم مولوی غلام نبی صاحب معلم و نواحمدی مکرم سید منیر احمد صاحب صدر جماعت شولاپور شہر و مکرم مولوی پیر احمد صاحب نواحمدی و مکرم شیخ سلیم احمد صاحب بھی ساتھ تھے اس کے علاوہ شولاپور شہر کی بستی پر بھاکر مہارامیں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا دور دراز کے علاقوں سے آئے کثیر تعداد میں مرد وزن کے طعام کا بھی انتظام کیا گیا تھا اس پروگرام میں مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب صدر جماعت عثمان آباد و مکرم اکبر رمضان شیخ قائد مجلس خدام الاحمدیہ شولاپور شہر کے علاوہ مکرم جاوید شیخ انچارج اسپیشل برانچ (انٹیلی جنس) بھی موجود تھے۔

اس کے بعد سینئر پولیس افسران سے تبلیغی ملاقات کر کے ان کی طرف سے مل رہے تعاون کا شکریہ ادا کیا گیا۔

دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تبلیغی مساعی کے بہترین نتائج ظاہر کر کے نومبائعین کو مخالفین کے شر سے محفوظ رکھتے ہوئے ثابت قدمی عطا فرمائے۔ آمین۔ (عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولاپور مہاراشٹر)

ولادت

عزیزم جواد احمد ملک اور عزیزہ عطیہ الحی آف امریکہ کو خدا تعالیٰ نے مورخہ ۵ اپریل ۲۰۰۱ کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم مسعود احمد ملک صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ یو ایس اے کی پوتی اور میرے بیٹے عزیزم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب مبلغ جرمنی کی نواسی ہے۔ حضور اقدس نے از راہ شفقت بچی کا نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب سے بچی کے خادمہ دین اور باعث خیر و برکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(صوفی نذیر احمد۔ ہائیڈل برگ۔ جرمنی)

عنصری جانا ثابت کرنے والے کیلئے ۲۰ ہزار روپے کا چیلنج حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیا۔
دنیا کی اہم زبانوں میں اشاعت لٹریچر کی جامع سکیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں جاری ہوئی۔

۱۹۹۴ء کو حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح کو آسمان سے زندہ اُتارنے والے کیلئے ایک کروڑ کا انعامی چیلنج دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے دور میں دنیا کی اہم زبانوں میں تراجم قرآن و اشاعت لٹریچر ہوا ۱۰۰ زبانوں میں منتخب آیات احادیث اور اقتباسات شائع ہوئے۔
حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مختلف سالوں میں ۸۰ کے قریب کتب شائع فرمائیں۔ سیدنا حضور انور کے دور میں انہیں کتب کا مکمل سیٹ روحانی خزائن کے نام سے دوبارہ لندن سے شائع ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کے نام رشتہ ناطہ کے متعلق احکام پر مشتمل اشتہار شائع کیا۔ حضور ایدہ اللہ نے رشتہ ناطہ کے متعلق خصوصی خطبات دیئے اور جامع پروگرام بنائے۔

۱۹۰۰ء میں "خطبہ الہامیہ" کا علمی نشان ظاہر ہوا۔ حضور ایدہ اللہ نے ۲۴ مارچ ۲۰۰۰ء کو خطبہ الہامیہ کے متعلق خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا میں امید رکھتا ہوں کہ سب دنیا میں جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ خطبہ الہامیہ کی برکت سے جو ان دنوں میں نازل ہوئی تھی آگے سے آگے بڑھتی چلی جائے گی۔

۱۹۰۱ء میں حضورؑ نے ریویو آف ریلیجنز کے اجراء کا اعلان فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے ریویو کے ۱۰ ہزار تک پہنچانے کی تحریک فرمائی۔ اور حضورؑ کی یہ خواہش پوری ہو چکی ہے۔ حضورؑ کو رؤیا کے ذریعہ روس کا عصا ملنے کی اطلاع دی گئی۔ جبکہ خلافت رابعہ میں روس میں تبلیغ کے سامان پیدا ہوئے۔ ۱۹۰۳ء میں تعلیم الاسلام کالج کا افتتاح ہوا اب عنقریب انٹرنیشنل جامعہ احمدیہ لندن میں قائم ہونے والا ہے۔

۱۹۰۳ء میں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید ہوئے اور تذکرۃ الشہادتین کی اشاعت ہوئی اور قریباً ۱۰۰ سال بعد صاحبزادہ مرزا غلام قادر صاحب کی شہادت ہوئی اور حضور نے تمام شہداء کا از سرنو تذکرہ اپنے خطبات میں فرمایا۔

۱۹۰۷ء میں "وقف زندگی" کی پہلی منظم تحریک۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ نے "وقف نو" کی بابرکت تحریک کا اعلان فرمایا۔

اسی طرح حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد تحریکوں کا دوبارہ اجراء کیا۔ مثلاً مجالس علم و عرفان درس القرآن۔ ادعیۃ المسیح الموعود کو باقاعدہ جامع پروگرام بنا کر عملی جامہ پہنایا۔ آپ کے دور خلافت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد پیشگوئیاں بڑی شان سے پوری ہوئی اور ہو رہی ہیں۔ جن میں دشمنوں کی ہلاکت محبوں کے اموال و نفوس میں برکت زمین کے کناروں تک تبلیغ کا پہنچنا بادشاہوں کا قبولیت احمدیت۔ نہایت نمایاں اور واضح ہیں۔ اسی طرح تراجم قرآن و مختلف زبانوں میں لٹریچر و اخبارات کی اشاعت مساجد مشن ہاؤسز اور جماعتوں کا قیام پہلے سے بڑھ کر ہو رہا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مختلف شہروں کے تبلیغی و تربیتی دورے کئے جبکہ حضور انور ایدہ اللہ نے تمام براعظموں کے دورے کئے ہیں۔
حضور ایدہ اللہ نے جو تحریکات فرمائیں ان کی فہرست اور ان کے کامیاب نتائج کی تفصیل بہت لمبی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جدید ذرائع ابلاغ کو استعمال کرتے ہوئے پریس اور فونو گراف میں بھی اپنا پیغام ریکارڈ کرایا جبکہ حضور انور ایدہ اللہ برقی آفسیٹ پریس آڈیو ویڈیو T.V. اور انٹرنیٹ کے ذریعہ سے پیغام حق پہنچا رہے ہیں۔ اور ۳۱ جولائی ۱۹۹۴ء سے آپ کا خطبہ بذریعہ سٹیلائیٹ نشر ہو رہا ہے۔ اسی طرح حضور نے بھی متعدد کتب تصنیف و شائع فرمائی ہیں۔ آپ کے ذریعہ عالمی درس القرآن عالمی مجالس عرفان عالمی بیعتوں کا سلسلہ بھی بڑی شان سے جاری و ساری ہے۔

حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں "حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تبلیغ کے جتنے رستے بتائے تھے ان سب پر ہم آج خدا کے فضل سے عمل پیرا ہیں"... ہم تو وہی چراغ لے کر آگے بڑھ رہے ہیں جو چراغ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے ہاتھوں میں تھمایا تھا۔ آپؑ اپنی اس خواہش کا اظہار کرتے ہیں "ایسے لائق آدمی مل جاویں کہ وہ اپنی زندگی اس راہ میں وقف کردیں" اب دیکھو کس کثرت سے واقفین پیدا ہوئے ہیں اور پھر وقف نو کے ذریعہ سے یہ سلسلہ اور بھی پھیل گیا ہے۔ (خطبہ جمعہ ۲۰۰۰-۱-۱۴)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نمائندگی میں آپ کے مفوضہ امور کو حضور انور ایدہ اللہ سرانجام دے رہے ہیں۔ ایک موقعہ پر آپ نے فرمایا۔
"پس خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جس فریضہ کی ادائیگی پر مامور فرمایا آج آپ کے ادنیٰ غلام کی حیثیت سے میں آپ کی نمائندگی میں اس فریضہ کو ادا کر رہا ہوں۔ (خطبہ جمعہ ۱۷ اگست ۱۹۹۰ء)

جلسہ سالانہ برطانیہ کے افتتاحی خطاب فرمودہ ۲۸ جولائی ۲۰۰۰ء میں حضور نے فرمایا۔
گذشتہ سالوں سے میرا یہ طریق رہا ہے کہ سو سال پہلے کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کا ذکر میں اپنی افتتاحی تقریر میں کرتا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک سو سال بعد عین اسی سال ان کے کرشمے پھر نظر آتے ہیں اور وہ الہام ایک نئی شان کے ساتھ پورے ہوتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ (بدر ۲۰۰۰-۸-۱۷)
۱۰ جون ۲۰۰۱ء کو خلافت رابعہ کے بابرکت دور پر ۱۹ سال کا عرصہ مکمل ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ حضور انور ایدہ اللہ کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور ابدالاباد تک سلامت رکھے۔ امین اللھم اٰمین (قریشی محمد فضل اللہ)

کامیابی اور درخواست دُعا

☆- آصفہ شاہین صاحبہ بنت محمود احمد صاحب بابو قائمقام امیر چنتہ کنٹہ نے اس سال دسویں کلاس بورڈ کے امتحان میں نمایاں پوزیشن حاصل کی ہے۔ (اعانت بدر -/۲۰۰ روپے)
☆- طاہرہ پروین صاحبہ بنت محمد عبدالعزیز صاحب چنتہ کنٹہ نے دسویں کلاس بورڈ کے امتحان میں نمایاں پوزیشن حاصل کی۔ (اعانت -/۱۰۰)
☆- حنا کوثر راحیلہ نصرت بنت مکرم اقبال احمد صاحب B.co ظہیر آباد نے چہارم کلاس کے امتحان نمایاں نمبروں سے پاس کیا۔ (اعانت بدر -/۵۰)
☆- طارق بشیر ابن مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم نے نویں کلاس کا امتحان پاس کیا۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ عزیزان کیلئے یہ کامیابیاں مبارک کرے۔ (اعانت بدر -/۵۰) (نصیر احمد خادم نمائندہ بدر)

اعلان نکاح

خاکسار کی نواسی عزیزہ نافعہ اختر صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب مرحوم آف حیدرآباد (آندھرا پردیش) کا نکاح عزیز ارحم عمران صاحب ابن مکرم محمد بشیر الدین صاحب آف لندن کے ہمراہ بعوض حق مہر مبلغ پانچ لاکھ روپے مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب آف سکندرآباد نے پڑھا اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر -/100 روپے (محمود احمد عارف قادیان دارالامان)

میرے بھتیجے عزیزم طاہر احمد امینی ابن مکرم صدیق احمد صاحب امینی مرحوم قادیان کا نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ الہادی زبدا بنت مکرم وسیم احمد صاحب فاروقی آف جے پور راجستھان کے ہمراہ مبلغ بیس ہزار روپے (-/۲۰۰۰۰) حق مہر پر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مورخہ ۰۱-۵-۱۹ کو بمقام مسجد مبارک بعد نماز عصر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ ہر دو خاندانوں کیلئے یہ رشتہ مبارک فرمائے۔ آمین۔ (اعانت بدر -/۱۰۰)
(رفیق احمد امینی ابن مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مرحوم)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے خاکسار کی بیٹی عزیزہ ندرت ریحانہ اہلیہ عزیز مکرم مولوی منصور احمد صاحب محسن مربی سلسلہ کو مورخہ 30.4.01 کو بیٹی عطا فرمائی ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امۃ المصور طوبیٰ تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم ومحترم چوہدری غلام احمد صاحب محسن ناصر آباد ربوہ کی پوتی ہے۔ قارئین کرام کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک خادمہ دین بنائے اور والدین کیلئے قرۃ العین ہو آمین۔ (جاوید اقبال اختر چیف سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

دُعائے مغفرت

میرے بڑے بھائی مکرم صلاح الدین فاضل صاحب ابن مکرم فاضل کرم علی صاحب مرحوم آف حیدرآباد مورخہ ۲۰۰۱-۴-۱۷ بروز منگل وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ موصوف ۱۹۳۵ء-۹-۱۷ کو پیدا ہوئے۔ نیک فطرت نرم مزاج انسان تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند خدا تعالیٰ کی ذات پر کامل بھروسہ رکھنے والے۔ ضرورت مندوں اور مساکین کے ہمدرد تھے۔ لین دین میں نہایت امانت داری برتنے والے تھے۔ گویا بے شمار خوبیوں کے حامل تھے۔ موصوف کا اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہوا ہے۔ آپ نے اپنے پیچھے بیوہ سمیت پانچ لڑکے اور نو لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور درجات کو بلند فرمائے۔ جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ موصوف آخری ایام میں اپنی بچیوں کے رشتوں کیلئے بھی کافی فکر مند تھے۔ مناسب رشتے ملنے کیلئے بھی قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔ (شمس الدین فاضل سکرٹری اشاعت جماعت احمدیہ بنگلور)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 50 Thursday, 21st June 2001 Issue No 25

☎ (0091) 01872-20757
01872-21702
FAX:(0091) 01872-20105

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت کا تربیتی دورہ صوبہ اُڑیسہ

اللہ تعالیٰ کا شکر و احسان ہے کہ اس نے خاکسار کو صوبہ اڑیسہ کی ۱۰ جماعتوں کا دورہ کر کے لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کو قریب سے دیکھنے اور اس کا جائزہ لینے کی توفیق عطا فرمائی۔ مکرم ناظر صاحب دعوت الی اللہ بھارت اور مکرم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد کے ساتھ سفر کا آغاز ہوا۔ ہمارے ساتھ مکرمہ بشریٰ ظہیر صاحبہ نائب سیکرٹری تبلیغ اہلیہ مکرم ناظر صاحب دعوۃ الی اللہ بھارت بھی شامل تھیں۔ مورخہ ۲۰۰۱-۲-۲۳ کو ہم سب بخیریت کیرنگ پہنچے۔ کیرلہ سے مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ صوبائی صدر اور بنگال سے مکرمہ رابعہ خاتون صاحبہ صوبائی صدر اور بشریٰ صاحبہ جنرل سیکرٹری بنگال بھی کیرنگ کے جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے تشریف لائی ہوئی تھیں۔

کیرنگ:- کیرنگ کے تمام حلقہ جات کی عہدیدارات مسجد میں ہمارے استقبال کیلئے جمع تھیں۔ سب سے ملاقات اور تعارف ہوا۔ اس دن جمعۃ المبارک تھا۔ نماز جمعہ کے بعد صوبائی صدر اڑیسہ نے اپنی صوبائی مجلس عاملہ کو بلایا تھا۔ ان کے ساتھ تقریباً ایک گھنٹہ کی میٹنگ کی گئی اور کام میں بہتری لانے کیلئے تجاویز ہوئیں۔

کیرنگ میں دو دن جماعتی جلسہ تھا۔ دونوں دن جلسہ کے بعد تمام ممبرات سے ملاقات کرنے کی توفیق ملی۔ یہاں کی لجنہ کی تنظیم بے حد فعال ہے۔ یہاں کی تجنید ۶۰۹ ہے اور چار حلقے ہیں۔ تبلیغ اور خدمت خلق کے کاموں میں یہ خوب آگے ہیں۔ تبلیغ کیلئے دور دور پیدل جاتی ہیں۔ صدر مکرمہ منصورہ بیگم صاحبہ مخلص خاتون ہیں۔ اور بہت محنت سے کام کرتی ہیں۔

محمود آباد:- کیرنگ کے بعد ہم محمود آباد گئے۔ وہاں بھی ممبرات مسجد میں جمع تھیں۔ استقبالیہ پروگرام کے بعد تمام سے ملاقات کی۔ تقریباً ۱۵۰ عورتیں اور بچیاں جمع تھیں۔

بھونیشور:- مورخہ ۲۶ فروری کی صبح بھونیشور پہنچے جہاں عہدیدارات جمع تھیں۔ سب سے گفتگو ہوئی اور مشورے ہوئے۔ بہنوں نے بتایا کہ ممبرات اپنے ملنے جلنے والوں میں تبلیغ کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتیں۔

پنکال:- اس کے بعد پنکال پہنچے۔ مسجد کے اوپر کے حصہ میں ۱۵۰ کے قریب عورتیں اور بچیاں جمع تھیں جنہوں نے نہایت محبت سے استقبال کیا۔ مختصر سے پروگرام کے بعد تمام بہنوں سے ملاقات کی اور پھر نماز ظہر و عصر خاکسار نے پڑھائی۔ یہاں کی لجنہ کی تنظیم بھی فعال ہے۔ اور اپنی حیثیت سے بڑھ کر خدمت خلق کے کام کرتی ہیں۔

کرڈاپلی:- دوپہر کو پنکال سے روانہ ہو کر ۴ بجے کرڈاپلی پہنچے۔ یہاں بھی ۲۵۰ عورتیں اور بچیاں جمع تھیں جنہوں نے نہایت محبت سے ہمارا استقبال کیا۔ تلاوت نظم اور استقبالیہ کے بعد خاکسار نے کچھ نصائح کیں۔ اور ممبرات کے سوالات کے جوابات دیئے۔

دھواں ساہی:- مغرب کے بعد دھواں ساہی پہنچے۔ یہاں رات کو جماعتی جلسہ تھا۔ جلسہ شروع ہونے سے قبل سب بہنوں سے ملاقات ہوئی۔ یہاں کی ممبرات محنت کرنے والی اور اپنی حیثیت سے بڑھ کر خدمت خلق کے کام کرتی ہیں۔ حال میں آئے خطرناک سمندری طوفان کے موقع پر انہوں نے خوب خدمت خلق کے کاموں میں حصہ لیا۔

کوسمبی:- اس کے بعد کوسمبی کیلئے روانہ ہوئے۔ کوسمبی میں رات کو جماعتی جلسہ تھا۔ لیکن ہماری قیام گاہ پر تمام عورتیں آ آکر ملتی رہیں اور جلسہ کے اختتام پر سب بہنوں سے ملاقات ہوئی۔ کیرنگ محمود آباد اور دھواں ساہی کی عورتیں بھی جلسہ میں شمولیت کیلئے آئی ہوئی تھیں۔

کٹک:- اس کے بعد کٹک پہنچے۔ کٹک کی مسجد میں مستورات ملنے کیلئے جمع تھیں۔ سب سے ملاقات کی۔

کیندرا پاڑہ:- بعد دوپہر کیندرہ پاڑہ کے لئے روانہ ہوئے۔ رات کو یہاں پہنچے یہاں جماعتی جلسہ تھا۔ مسجد سے نزدیکی گھر میں مستورات کیلئے انتظام تھا جہاں مائیک کے ذریعہ آواز پہنچ رہی تھی یہاں تمام حاضر بہنوں سے ملاقات کی گئی۔

بھدرک:- جلسہ کے بعد رات کو ہی بھدرک کیلئے روانہ ہوئے اور ڈیڑھ بجے رات بھدرک پہنچے۔ شام ۴ بجے عورتوں کا جلسہ تھا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ، مکرمہ بشریٰ ظہیر صاحبہ اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ بچیوں نے نظمیں اور قصیدے سنائے۔ یہاں تقریبا تمام عورتیں اور بچیاں جمع تھیں۔ تمام بے حد مخلص ہیں۔

مکرمہ صوبائی صدر صاحبہ بھی آئی ہوئی تھیں۔ لجنہ کی تنظیم کو ترقی دینے اور اسے مضبوط و مستحکم بنانے کے بارے میں بات چیت ہوئی۔ رات کو بعد جلسہ ایک بجے ہماری روانگی تھی۔ یہ یکم مارچ تھا۔ اس طرح یکم مارچ کو روانہ ہو کر ہم تین مارچ کو بخیریت قادیان پہنچے۔ الحمد للہ۔

خدا کرے کہ یہ ساری لجنات پہلے سے بڑھ کر جذبہ کے ساتھ دین کی خدمت کرنے والیاں بنیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو جائے۔ آمین۔ (بشریٰ طیبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت)

پنجاب میں مختلف مذاہب کے جلسوں میں
جماعت احمدیہ کے نمائندگان کی تقاریر

25 مارچ 2001ء کو گلشن پیلیس جالندھر میں شری وجے چوپڑہ جی چیف ایڈیٹر ہند سماچار گروپ کی صدارت میں رام نومی کے سلسلہ میں ایک عظیم الشان جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں صوبہ پنجاب کی اہم شخصیتوں کو مدعو کیا گیا اس جلسہ میں جماعت احمدیہ کو بھی شمولیت کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کی طرف سے مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نگران پنجاب ہماچل مکرم چوہدری عبدالواسع صاحب اور مکرم محمد اکرم صاحب گجراتی پر مشتمل ایک وفد جلسہ میں شامل ہوا۔ اس موقعہ پر مکرم تنویر احمد صاحب خادم نے موقعہ کی مناسبت سے شری رام چندر جی کی تعلیمات کا ذکر کرتے ہوئے اسلام اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی امن بخش اور سنہری تعلیمات کو پیش کیا اپنے صدارتی خطاب میں جناب وجے چوپڑہ صاحب نے جماعت احمدیہ کے نمائندہ کی تقریر اور جماعت احمدیہ کی خدمات کی بہت تعریف کی اور فرمایا کہ میں احمدیہ جماعت کا لٹریچر پڑھ چکا ہوں جماعت احمدیہ تمام رشیوں منیوں کا احترام سکھاتی ہے اور ہر ایک سے محبت اور انسانیت کی خدمت کرتی ہے۔

مورخہ ۲ راپریل کو رام نومی کے سلسلہ میں ایک جلسہ کا انعقاد جالندھر میں کیا گیا جس میں مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ کی قیادت میں ایک وفد نے جناب وجے چوپڑہ جی کی دعوت پر شرکت کی۔ وفد نے تمام حاضرین کو رام نومی کی مبارک باد پیش کی۔

۲۔ مورخہ ۱۱ راپریل کو جناب سیوا سنگھ سیکھواں وزیر مالیات پنجاب کی طرف سے ان کے آبائی گاؤں سیکھواں میں نئے تعمیر شدہ ہسپتال کا افتتاح کیا گیا جس میں جماعت احمدیہ کو بھی شمولیت کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ مرکز کی ہدایت پر مکرم تنویر احمد صاحب خادم کی قیادت میں ایک وفد نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ وزیر موصوف نے اس موقعہ پر خاص طور پر جلسہ پیشوایان مذاہب کا بھی انعقاد کیا چنانچہ اسلام کی نمائندگی کرتے ہوئے مکرم تنویر احمد صاحب خادم نے قریباً پون گھنٹہ اسلام کی حسین تعلیمات پیش کیں جسے حاضرین نے بہت سراہا۔ وزیر موصوف نے اس موقعہ پر معذوروں میں سائیکلیں بیوگان کو سلائی مشینیں دیں جس کی تقسیم مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نمائندہ جماعت احمدیہ سے بھی کروائی گئی۔

اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کے نمائندہ نے نئے تعمیر شدہ ہسپتال میں ایک پودا بھی لگایا۔ اسی روز رات کو یہ پروگرام دوردرشن ٹی وی سٹیشن نے بھی نشر کیا۔

مورخہ ۱۵ اپریل کو گڈ فرائیڈے کے موقعہ پر عیسائی بھائیوں کی طرف سے ہوشیار پور میں ایک جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں جماعت احمدیہ کو بھی شمولیت کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ مرکز قادیان کی طرف سے مکرم مولانا محمد حمید صاحب کوثر مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم اور مکرم مولوی نصر الحق صاحب معلم ہوشیار پور مکرم مولوی محمد نزیر مبشر مبلغ انچارج ہماچل پر مشتمل ایک وفد نے شرکت کی اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کی نمائندگی میں مکرم مولانا محمد حمید صاحب کوثر اور مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نے موقعہ کی مناسبت سے اسلام و احمدیت کی حسین تعلیم پیش کرتے ہوئے آپسی بھائی چارے پیار محبت اور اتحاد پر زور دیا اس جلسہ میں دیگر مذہبی و سیاسی رہنماؤں کے علاوہ ہوشیار پور علاقہ کے ممبر پارلیمنٹ نے بھی شرکت کی۔